مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

خالد

ربوہ

مبلغ اسلام ــــ مکرم نصیر احمد خانصاحب

(آپ کا انٹرویو اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

ظہور ۱۳۴۹ ہش

اگست ۱۹۷۰ء

مدیر اعلیٰ : منصور احمد عمر

مدیران: صالح محمد خان ۔ ملک رفیق احمد سعید

انعام الحق کوثر

قیمت سالانہ ــــ چھ روپے

قیمت فی پرچہ ــــ ۶۰ پیسے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھائیسواں

سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع ۱۶، ۱۷، ۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ھش (۱۶، ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز ارشادات سننے کے علاوہ :

اس اجتماع کی چند اہم خصوصیات یہ ہیں :-

- ★ روح پرور ماحول
- ★ ذکر الٰہی
- ★ تلقین عمل
- ★ دینی و علمی مقابلے
- ★ مذہبی و علمی سوالات کے جوابات
- ★ مجلس شوریٰ
- ★ ورزشی مقابلے
- ★ علمی و تربیتی تقاریر

اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں علیحدہ انتظام کے تحت منعقد ہو رہا ہے۔

ہمارا یہ اجتماع خدام و اطفال کی روحانی، علمی اور عملی تربیت کا ایک نادر موقع ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی رو سے اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ اس لئے جملہ قائدین اضلاع اور قائدین مجالس ابھی سے بھرپور کوشش کریں کہ ہر مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں۔

"پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار"

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں اس قومی اجتماع کی برکات سے نوازے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (ارشاد المصلح الموعود)

"تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں" (الہام المسیح الموعود)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۶ ظہور ہش ۱۳۴۹ / اگست سنہ ۱۹۷۰ء شمارہ ۸

مدیر اعلیٰ
منصور احمد عمر

مدیران
صالح محمد خان ○ ملک رفیق احمد سعید ○ انعام الحق کوثر

قیمت سالانہ: ۶ روپے فی پرچہ ۶۰ پیسے کتابت ہدایت احمد

محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دار الصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا

اس شمارے میں!

اشتہارات

اداریہ

جستہ جستہ

میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے والے احمدی طلباء کی خدمت میں ادارہ صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں اور ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ کامیاب ہونے والے طلباء اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف پروگرام تجویز کر رہے ہوں گے اس موقعہ پر ہم خادم بھائیوں کی خدمت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تجویز کردہ کامیاب زندگی کا ایک نہایت اہم پروگرام پیش کرنا چاہتے ہیں حضورؓ فرماتے ہیں:-

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو ... ... اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا۔ بلکہ یاد رکھو وَاللّٰہُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو ... دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ امتحانات ۱۴ ظہور ۱۳۴۹ہش (۱۴ اگست ۱۹۷۰ء) کو منعقد ہونے والے ہیں۔ یہ امتحانات چھ درجات میں منقسم ہیں ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ بالترتیب سارے امتحانات پاس کرے۔ قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزائن کو حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا علمی نصاب اسی پر مشتمل ہے یقین جانئے کہ یہ امتحانات آپ کے علم، یقین ایمان اور معرفت میں بہت اضافہ کا موجب ثابت ہوں گے۔

مکرم محمد اسلم صاحب شاد اپنی بعض مصروفیات کی بناء پر "خالد" کی ادارت سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ادارت کا نہایت محنت طلب کام آپ نے خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے بہت کوشش سے کام لیا ہے۔ اس لئے آپ کے دور میں رسالہ نے ترقی کی ہے۔ ادارہ آپ کی اس خدمت پر آپ کا از حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس موقع پر قارئین خالد کی خدمت میں یہ التماس کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ دعا اور تدبیر کے ذریعہ پہلے سے بڑھ کر ادارہ کی اعانت فرمائیں تاکہ "خالد" کے معیار کو بلند سے بلند تر کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مدیر اعلیٰ

مشعلِ راہ

دُعا ــ دُعا ــ دُعا

الٰہی فرمان

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَالْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

(البقرۃ آیت ۱۸۷)

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ھدایت پائیں۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مَا عَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَدْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِدَعْوَۃٍ اِلَّا آتَاہُ اللّٰہُ اِیَّاھَا اَوْ صَرَفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔

(جامع الترمذی)

دُنیا میں جب بھی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا مقصود اسے ضرور عطا فرماتا ہے یا اسکی مانند اس کی کوئی بُرائی دُور کر دیتا ہے مگر (شرط یہ ہے کہ) وہ کسی گناہ کی بات یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعاء کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ــ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دُعا کرتا رہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۹۳)

کلام الامام

بڑی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرو!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

• اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل آسمان سے نازل نہ ہو تو اس وقت انسانیت اس قسم کے خطرات سے گھری ہوئی ہے کہ اس قسم کے خطرات میں آج سے پہلے وہ کبھی نہ گھری تھی۔
پس ضرورت ہے انسان کو ایک ایسی جماعت اور ایک ایسے الٰہی سلسلہ کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو، اور آپؐ کے اعمال کو اور آپؐ کی زندگی کو اپنے لئے بطور نمونہ کے بنائے اور اس رحمۃ للعالمین کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے وہی رنگ اپنے پر چڑھاتے ہوئے انہی کے اشاروں پر اپنے فیصلے کے دھاروں کو موڑتے ہوئے بنی نوع انسان کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنے والا ہو۔

پس آج اپنے بھائیوں اور جماعت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی اور خیر کے لئے قائم کیا ہے اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو ہدایت عطا کرے کہ جن کے غلط فیصلے آج تمام بنی نوع انسان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں اور خدا کرے کہ ان میں یہ فراست پیدا ہو جائے کہ خود فیصلے کرنے کی بجائے اپنے ربّ کے فیصلوں پر راضی ہو جائیں اور اپنے ربّ کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں، اور اس طرح وہ بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں ورنہ سوچ کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ انسان خود اپنے ہی ہاتھ سے خدا کی عطا کو غلط استعمال کرتے ہوئے کس قدر ہلاکتوں کے دروازے اپنے پر کھول رہا ہے اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے آمین!

(الفضل ۲۸ ہجرت ۱۳۴۹ھش)

درثمین

حمد باری تعالیٰ

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اُس میں وہ کیا نہیں

سُورج پہ غور کرکے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

کلامِ محمودؓ

تمنائے عشق

نکال دے میرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے

یہ گھر تو تُو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو
بُتوں کو کعبۂ دل سے نکال دے پیارے

اُچھل چکا ہے بہت نام لات و عزّیٰ کا
اب اپنا نام جہاں میں اُچھال دے پیارے

حیات بخش وہ عیش پر فنا نہ آئے کبھی
نہ ہو سکے جو تبہ ایسا مال دے پیارے

بُجھا دے آگ مرے دل کی آبِ رحمت سے
مصائب اور مکارہ کو ٹال دے پیارے

علوم قرآنیہ

قرآنی دعائیں

انبیاء علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و ابتہال

(۳)

حضرت نوح علیہ السلام کی بعض دعاؤں کا بیان قسط دوم[1] میں گزر چکا ہے۔ آپ کی مزید دعائیں جن کا قرآنِ کریم نے ذکر کیا ہے پیش کی جاتی ہیں :-

۸۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(ھود - ۴۲)

اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرایا جانا اللہ کے نام کی برکت سے ہی ہوگا۔ میرا رب یقیناً بہت ہی بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ہر ممکن طریق سے تبلیغ حق کی لیکن وہ ایمان نہ لائی۔ بالآخر آپ نے اللہ تعالیٰ کو ان کے خلاف مدد کے لئے پکارا۔ تب اللہ تعالیٰ نے پانی کے ایک زبردست طوفان کے ذریعہ قوم نوحؑ کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایک کشتی تیار کی جس میں آپؑ اور آپؑ کے متبعین سوار ہوئے۔ اس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ اس کشتی کا چلنا اور اس کا ٹھہرایا جانا اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے ہی ہوگا۔

۹۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(المؤمنون - ۲۹)

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی،

کشتی میں سوار ہونے پر حضرت نوح علیہ السلام اور مومنوں نے اللہ تعالیٰ کے سکھلانے پر یہ دعا بھی کی کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے جس نے ہمیں کفار کے مظالم سے پناہ دی۔

۱۰۔ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝

(المؤمنون - ۳۰)

اے میرے رب تو مجھے (اس کشتی سے) ایسی حالت میں اُتار کہ مجھ پر کثرت سے برکتیں نازل ہوں۔ اور (مجھے اس دعا کی بھی کیا ضرورت ہے جب کہ) تمام اُتارنے والوں میں سے تیرا

---

[1] ملاحظہ ہو خالد شمارہ ماہ ۔۔۔ ۱۳۴۱ ہش

وعدہ بہتر ہے۔

مندرجہ بالا دعا کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا پر امن اور مبارک مقام پر اترنے کے لئے ہے۔

۱۱۔ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ ۝

(ھود - ۴۶)

اے میرے رب! میرا بیٹا یقیناً میرے اہل میں سے ہے۔ اور تیرا وعدہ (بھی) نہایت سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھ کر (بہتر اور درست) فیصلہ کرنے والا ہے۔

جب طوفان کا زور بڑھ رہا تھا اور منکرین ھلاک ہو رہے تھے تو حضرت نوح علیہ السلام کی نظر اپنے بیٹے پر پڑی وہ کشتی سے علیحدہ کسی جانب ٹھہرا ہوا تھا۔ آپ نے اُسے اپنے اہل کا ایک فرد سمجھتے ہوئے اُسے کشتی میں سوار ہونے کی دعوت دی۔ لیکن وہ سوار ہونے کے لئے تیار نہ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں کسی پہاڑ کے سہارے اس طوفان سے بچ جاؤں گا۔ لیکن سوائے خدا تعالیٰ کے اسے کون پناہ دے سکتا تھا۔ چنانچہ وہ غرق ہو گیا۔ بیٹے کے غرق ہونے سے قبل حضرت نوح علیہ السلام نے ایک طرف اپنے بیٹے کو ایمان لانے کی تبلیغ کی اور دوسری طرف بیٹے کی ھلاکت کو قریب دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور بڑے عاجزانہ اور مؤدبانہ الفاظ میں اسکی نجات کی یوں دعا کی کہ اے میرے رب میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ بھی نہایت سچا ہے اور تیرا فیصلہ ہی بہتر ہوتا ہے۔ دراصل حضرت نوح علیہ السلام کو اجتہادی غلطی لگی تھی۔ انہوں نے اس "اہل" میں کہ جو آپ پر ایمان لانے والوں کی جماعت تھی اپنے بیٹے کو بھی شامل سمجھ لیا۔ اور اس کی حفاظت کی دعا کی۔ لیکن جب وہ غرق ہوتا ہوا نظر آیا تو اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ہی راضی ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ ایسی دعا نہیں کرنی چاہیئے

۱۲۔ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ۚ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

(ھود — ۴۸)

اے میرے رب! میں اس بارہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے کوئی ایسا سوال کروں جس کے متعلق مجھے حقیقی علم حاصل نہ ہو اور اگر تو میری (گذشتہ) غفلت کو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

خدا تعالیٰ کا فرمان سن کر حضرت نوح علیہ السلام کا دل خوفِ الٰہی سے کانپ اٹھا۔ اور آپ نے اس کے حضور میں گریہ وزاری کی کہ مجھے معاف کر دیا جائے آئندہ میں ایسے سوال سے اجتناب کروں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس اجتہادی غلطی سے درگزر فرمایا۔

۱۳۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْھُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

(نوح - ۲۹)

اے میرے رب! زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ رہے۔ اگر تو ان کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے، اور وہ فاجر اور کفر کرنے والے کے سوا کوئی بچہ نہیں جنیں گے۔ اے میرے ربّ مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اس کو بخش دے۔ اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بھی۔ اور یوں ہو کہ ظالم صرف تباہی میں ہی ترقی کریں۔ (ان کو کامیابی نصیب نہ ہو۔)

حضرت نوح علیہ السلام کی یہ جامع دعا زمین کے کفار سے پاک ہونے اور والدین اور مومنوں کے حق میں مغفرت پر مشتمل ہے

(منصور احمد عمر)

عربی بول چال

اردو		عربی
مجید	السلام علیکم	اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
خالد	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ	وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
مجید	مزاج شریف	كَيْفَ حَالُكَ
خالد	الحمد للہ۔ ٹھیک ہے	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَنَا بِخَيْرٍ
مجید	آپ کا اسم گرامی	مَا اسْمُكَ
خالد	مجھے خالد کہتے ہیں	اِسْمِيْ خَالِدٌ
مجید	تشریف لائیے۔ اس ہوٹل میں چائے پئیں۔	تَفَضَّلْ۔ نَشْرِبُ الشَّايَ فِيْ هٰذِهِ الْمَقْهَةِ
خالد	نہیں۔ بلکہ اجازت چاہتا ہوں	شُكْرًا۔ لَا اُرِيْدُ الشَّايَ وَلٰكِنَّ الذِّهَابَ۔
مجید	خدا حافظ۔ پھر کب زیارت ہوگی	مَعَ السَّلَامَةِ۔ مَتٰى نَتَشَرَّفُ بِزِيَارَتِكُمْ
خالد	کل۔ انشاء اللہ۔	غَدًا۔ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔

(راشد چوہدری)

انٹرویو

مبلغ اسلام ــــ مکرم نصیر احمد خان صاحب

مبلغ اسلام مکرم نصیر احمد خان صاحب نے ۱۹۵۲ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۰ء میں تکمیل تعلیم کے بعد جلد ہی آپ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے لبنان تشریف لے گئے۔ جہاں آپ اڑھائی سال تک اس فریضہ کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ اس کے بعد آپ کو افریقہ کے ممالک غانا اور سیرالیون میں بھی پانچ سال تک تبلیغ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔

" آپ نے کب زندگی وقف کی اور اس کا کیا محرک تھا۔؟

اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے ۱۹۵۲ء میں زندگی وقف کی اور محرک محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ مجھ میں کوئی خوبی نہیں تھی۔ اس سے پہلے میری توجہ دین کی طرف کم تھی۔ میری ملازمت کے دوران دفتر کے لوگوں سے اکثر تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملتا اس سے مجھے دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ مرکز میں آکر جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔

لبنان میں آپ کی مساعی ؟

اس کے جواب میں فرمایا کہ زیادہ تر جماعت کو منظم کرنے، احباب جماعت کو جماعت سے منسلک رکھنے اور ان کی تربیت وغیرہ کے سلسلہ میں انفرادی طور پر کام ہوتا رہا یہ کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سر انجام پاتا رہا۔ حکمت عملی سے ایک باقاعدہ پروگرام کی صورت بنائی گئی تھی جس مکان میں میرا قیام تھا وہی مشن ہاؤس بھی تھا اور اس کے قریب ہی چند احمدیوں کے گھر تھے جب وہ آتے تو مجلس کی صورت ہو جاتی۔ پھر مغرب کی نماز باجماعت ادا کی جاتی

کیا لبنان میں مخالفت بھی تھی ؟

لبنان میں مخالفت عیسائیوں کی طرف سے تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دلیر تھی اور کسی قسم کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر باقاعدہ نماز کے لئے احباب تشریف لے آتے تھے۔ جمعہ کی نماز باقاعدگی سے ادا کی جاتی جس میں شہر کے قرب وجوار کے احباب بھی شامل ہوتے۔

مکرم خان صاحب سے **خدام کے لئے کوئی نصیحت آموز واقعہ** پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

چند کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لئے لبنان کے ایک نوجوان سے میں نے کچھ وقت مانگا۔ اگرچہ وہ میرے مکان سے بہت فاصلہ پر رہتا تھا پھر بھی باقاعدگی سے وقت دیتا رہا ایک دن جب کہ سخت بارش ہو رہی تھی اور شدید سردی تھی میں نے خیال کیا کہ آج اس کا پہنچنا مشکل ہے مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسی عالم میں یکایک آپ سے

آتے پایا۔

آپ سے **تبلیغ میں مشکلات** کے بارہ میں استفسار کیا گیا تو فرمایا :-

افریقہ میں تو کوئی خاص مشکل نہیں ہے۔ ایک ملکی سے مشکل زبان کی ہوتی ہے اور وہ بھی جلد ہی حل ہو جاتی ہے انٹرپریٹرز مل جاتے ہیں۔ فرمایا مشکل تبلیغ میں تب ہوا کرتی ہے جب تبلیغ کے ذرائع اور مواقع میسر نہ ہوں۔ لیکن یہ مشکل وہاں بالکل نہیں۔ وہاں تو تبلیغ کا بہت وسیع میدان ہے، کچھ عرصہ قبل وہاں مخالفت تھی اعتراض کرتے تھے، مناظرے ہوتے تھے۔ مگر اب یہ رنگ نہیں۔ اب بحث تو ہوتی ہے مگر تلاشِ حق کی نیت سے اور بحث علمی ہوتی ہے۔ لوگ بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور قبول کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ بعض چند ایک متعصب اعتراض کرتے ہیں لیکن ان میں بھی زیادہ بغض اور عناد نہیں ہوتا۔

افریقہ کے احمدی نوجوان بہت اخلاص اور محنت سے کام کرنے والے ہیں۔ جلسوں کے انتظامات، سٹیج بنانا گیٹ کی تیاری وغیرہ سب انہیں کے ہاتھوں سرانجام پاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے انہیں جنگلوں میں جاکر لکڑیاں اور ٹہنیاں وغیرہ لانا پڑتی ہیں۔

لبنان اور افریقہ کے کام میں موازنے کے بارے میں سوال کرنے پر آپ نے جواب دیا کہ افریقہ میں احمدی اکٹھے اور نزدیک نزدیک رہتے ہیں۔ دینی لگاؤ بہت ہے آپس میں رابطہ مضبوط ہے اس لئے زیادہ جوش و خروش سے کام کرتے ہیں۔ لبنان کی جماعت بھی خلوص میں کسی طرح پیچھے نہیں لیکن احباب دور دور رہتے ہیں آپس میں رابطہ کم ہے اس لئے باہم مل کر زیادہ کام نہیں ہو سکتا

افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا افریقہ میں عموماً جلسے وغیرہ نماز عشاء کے بعد ہوتے ہیں اس غرض کے لئے جس علاقہ میں جائیں پہلے وہاں کے چیف سے مل کر اس سے جلسہ کے انعقاد کی اجازت لینا پڑتی ہے۔ چیف اجازت دے کر خود ہی ڈھنڈورچی بھیج کر شہر میں اعلان کروا دیتا ہے کہ آج رات فلاں مقام پر جلسہ ہوگا۔ جلسہ اکثر رات کے دو یا تین بجے تک جاری رہتا ہے

مالی قربانی کے ضمن میں آپ نے ایک افریقن کا روح پرور واقعہ یوں سنایا کہ ایک احمدی سارا سال رقم بچا بچا کر سو پونڈ دینے کے لئے لایا۔ جب وہ سو پونڈ دے چکا تو پھر مطالبہ ہوا کہ کچھ اور! اس پر اس نے اپنے آنے والے مہینہ کا خرچ بھی پیش کر دیا ایک مرتبہ جب اس کی جیب خالی ہو گئی تو اس نے اپنی گھڑی بیچ کر چندہ دیا آخر جب کچھ بھی نہ رہا تو اپنی جیبوں کو ٹٹولا صرف ایک پین پایا اسے بھی بیچ کر چندہ میں دے دیا۔

افریقن اطفال کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں نمازوں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ جلسوں میں بھی اسی جوش و خروش کے ساتھ آتے ہیں اور تعلیم کی طرف بے حد متوجہ ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ انہیں تعلیم حاصل کرنے کا جنون ہے۔

خدام کو تلقین عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتی طور پر جس قدر خدمت ہو سکے ضرور کرنی چاہیئے اور بہت دلچسپی کے ساتھ اور دل لگا کر کام کرنا چاہیئے "

(مرتبہ : صالح محمد خان - انعام الحق کوثر - مفتی احمد صادق)

ماہنامہ "خالد" کا آغاز!

مکرم داؤد طاہر صاحب۔ ایم اے

مجلس خدام الاحمدیہ نوجوانانِ احمدیت کی عالمگیر دینی تنظیم کا نام ہے اور اس کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ احمدی نوجوانوں اور نونہالوں کی عملی طور پر ایسے رنگ میں اخلاقی اور ذہنی تربیت کی جائے کہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے فی الحقیقت مفید وجود بن سکیں اور اس خلا کو بطریق احسن پُر کر سکیں جو سلسلہ کے بزرگوں کے آہستہ آہستہ اس عالم فانی سے رخصت ہونے سے لازمی طور پر پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی جگہ لے کر جماعت کی عظیم عمارت کے بھاری بوجھ کو اپنے قوی کندھوں پر ہمت اور استقلال کے ساتھ اٹھا سکیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ان تحریکوں (خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ وغیرہ۔ ناقل) سے میرا مقصد یہ بھی ہے کہ ہر جماعت میں ذمہ داری سنبھالنے والے تین تین چار چار کارکن موجود رہیں۔ خدام الاحمدیہ کے سیکرٹری کو کام کی ٹریننگ علیحدہ ملتی ہے اور انصار اللہ کے سیکرٹری کو علیحدہ اور جہاں کوئی پرانا کارکن فوت ہو جائے تو اس کی جگہ لینے والا موجود ہو" (الفضل یکم مارچ ۱۹۴۵ء)

خادم کا نگہبان، نگہبان ہے خالد
"محمودؓ" کا خدام پہ احسان ہے خالد
انعمتَ و مغضوبؐ میں ہے فرق بتاتا
سچ پوچھو تو اک خادمِ قرآن ہے خالد
یہ خون پسینے سے ہے خدام کو سینچے
بے آب زمینوں کا یہ دہقان ہے خالد

(عبد الکریم قدسی)

کسی بھی ذی شعور شخص کے لئے اس حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں کہ یہ کام بلاشبہ بہت اہم ہے اور اسے کما حقہ سرانجام دینے کے لئے اولین ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان اپنے مقام کو صحیح طور پر پہچانیں اور اپنے پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں کی نسبت سے اپنے اندر عمل کی مشعل کو روشن کرنے کی کوشش کریں۔

اس کے لئے جہاں اور رنگ میں خدام کی تربیت کی ضرورت ہے۔ وہاں حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے متبعین کی حیثیت سے ان پر یہ فریضہ بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ میدانِ تحریر کے کامیاب شہسوار بنیں تا جب بھی ضرورت پیش آئے نہ صرف

یہ کہ تبلیغی لحاظ سے جماعت ان کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہو سکے بلکہ دنیا کے علم و ادب میں بھی انہی کے نام کا سکہ چلے اور زندگی کے ہر شعبہ کی باگ ڈور فی الحقیقت ان کے ہاتھ میں ہو۔ پھر یہ امر اپنی جگہ مسلّم ہے کہ ترغیب و تحریص سے انسان وہ کام کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جو بصورت دیگر اس کے لئے انجام دینا اگر ناممکن نہیں تو بظاہر مشکل ضرور نظر آتا ہے۔

یہی دو بڑے مقاصد تھے جن کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے آغاز ہی سے کسی ترجمان کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو ایک طرف انفرادی طور پر خدام کی خفتہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا موجب ہو سکے اور دوسری جانب مجلسی رنگ میں سست مجالس کے لئے بیداری اور تیز روی کا پیامبر ثابت ہو۔ چنانچہ ۱۹۴۵ء میں مجلس کی طرف سے "الطارق" جاری کیا گیا۔

تاریخ احمدیت میں اس کا ذکر ان الفاظ میں ہے:۔

"جنوری ۱۹۴۵ء سے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے الطارق کے نام سے ٹریکٹوں کا ایک سلسلہ جاری کیا گیا جس کی حیثیت مجلس کے گزٹ کی سی تھی جس میں صدر مجلس اور مہتممین مرکزیہ کی طرف سے ضروری ہدایات و اطلاعات شائع ہوتی تھیں۔ یہ سلسلہ پانچ نمبروں کی اشاعت کے بعد بند کر دیا گیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۴۷۳)

تاہم ساتھ ہی اس مفہوم کا نوٹ حاشیہ میں درج ہے کہ پانچ نمبروں کے بعد اس کی اشاعت کا بند ہو جانا محض قیاساً لکھا گیا ہے کیونکہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ریکارڈ میں موجود آخری پرچہ پانچواں نمبر ہی ہے۔ خالد کے پہلے شمارہ کے اداریہ میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ لکھا ہے:

"جنگ عظیم ابھی جاری تھی کاغذ بھی بے حد گراں بلکہ نایاب تھا۔ ڈیکلریشن بھی باوجود کوشش کے نہ مل سکا اور دو تین نمبر شائع ہونے کے بعد الطارق کو ... مجبوراً بند کر دینا پڑا۔"

پاکستان منتقل ہونے کے بعد مجلس کی از سر نو تنظیم کے ساتھ ایک ماہوار رسالہ کے ڈیکلریشن کے حصول کے لئے بھی کوشش جاری رہی مگر مختلف اعتراضات اور مشکلات کی بنا پر اس میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ بالآخر شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ نے ۱۹۵۰ء میں یہ فیصلہ کیا کہ مجلس کی طرف سے ۶۰ صفحات پر مشتمل ایک سہ ماہی رسالہ جاری کیا جائے لیکن جب اس کے اخراجات کا اندازہ لگایا گیا تو وہ مجلس کی استطاعت سے باہر تھے تاہم بعض سہولتوں اور اخراجات میں کفایت کے مدنظر یہ فیصلہ ہوا کہ ماہانہ رسالہ شائع کیا جائے۔

اسی فیصلہ کے تحت ۱۹۵۱ء کے شروع میں ڈیکلریشن کے حصول کے لئے پھر سے کوشش کی گئی۔ محکمانہ تحقیقات مکمل ہوئی تو عین آخری مرحلہ پر یہ اطلاع ملی کہ چونکہ "طارق" نام کا ایک اور رسالہ بھی جاری ہے اس لئے ڈاک کی تقسیم کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ کوئی اور نام تجویز کیا جائے چنانچہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں نیا نام تجویز کرنے کی درخواست کی گئی حضور نے فرمایا "خالد" نام رکھ دیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۲ء کو ڈیکلریشن کے لئے نئے سرے سے درخواست کی گئی۔ دفتری کارروائی مکمل ہونے پر ۶ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ڈیکلریشن کی منظوری

مل گئی۔ اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ دس دن کے اندر اندر ایک ہزار روپیہ بطور زرِ ضمانت جمع کروایا جائے۔ لیکن خدام الاحمدیہ اپنے مالی وسائل کی کمی کے باعث مقررہ مدت کے دوران مطلوبہ رقم جمع کروانے میں ناکام رہی جس پر ڈیکلریشن منسوخ ہو گیا۔ ایک دفعہ پھر کوشش کرنے پر اور رقم داخل خزانہ کروانے پر ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو "خالد" کا ڈیکلریشن مل گیا۔

اکتوبر ۵۲ء میں رسالہ خالد کا پہلا پرچہ شائع ہوا اور یہ محض خداوند تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس وقت سے لے کر اب تک یہ رسالہ بڑی باقاعدگی سے ماہ بماہ شائع ہو رہا ہے۔ (بعض دفعہ علی الخصوص خاص نمبر شائع ہونے کی صورت میں، دو ماہ کا شمارہ اکٹھا بھی شائع ہوتا رہا ہے) ماسوا ۶تا۱۰ / ۱۳ جبکہ کہ اس رسالہ کے پبلشر سید عبدالباسط مرحوم کے اچانک وفات پا جانے پر اس رسالہ کی اشاعت میں قانونی روک حائل ہو گئی۔

خالد کے اجراء پر حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ نے خدام کے نام خصوصی پیغام ارسال فرماتے ہوئے

"بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا"

کے عنوان سے تحریر فرمایا:-

"مجھے اس پیغام کے لئے سب سے زیادہ موزوں اور مناسب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ فارسی شعر نظر آیا ہے جو میرے اس عنوان کا نوٹ ہے جس کا اردو زبان میں سلیس اور آزاد ترجمہ یہ ہے کہ اے احمدیت کے نوجوانو! دین کے رستہ میں اپنی کوششوں اور اپنی جدوجہد کو اس اخلاص اور ذوق و شوق اور جذبۂ قربانی کے ساتھ جاری رکھو کہ تمہاری اس مجاہدانہ مساعی کے نتیجہ میں دین کو غیر معمولی مضبوطی حاصل ہو جائے اور اسلام کا باغ و مرغزار پھر دوبارہ ایک نئی رونق و بہار کے ساتھ مخالفوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے لگے۔ پس یہی وہ مقصد و منتہیٰ ہے جو ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔"

اسطرح مجلس خدام الاحمدیہ کے اس وقت کے نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کو اس پر آشوب دور کی نزاکت کا احساس دلاتے ہوئے لکھا،

"اے بھائیو! آؤ ہم آج اپنے نفوس کا جائزہ لیں اور اگر ہم میں وہ بات پیدا نہیں ہوئی جس کے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ... اس دنیا میں ظاہر ہوا تو ہم آج سے یہ عہد اپنے نفس کے ساتھ باندھیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں کہ ہم اسلام کے حقیقی سپاہی بننے کی ہر وقت اور ہر ممکن کوشش کریں گے کیونکہ نجات اسی میں ہے اور اس کے علاوہ نجات کے سب راستے بند ہیں۔"

مجلسِ عرفان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ——— ایبٹ آباد میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ۲۷ احسان ۱۳۴۹ہش کو موٹر کار کے ذریعہ ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ ایبٹ آباد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلسِ علم و عرفان میں جو ارشادات فرمائے ان میں سے چند ایک پیش کئے جاتے ہیں

محبت و ہمدردی کی تعلیم

"دلوں کو جیتنے کے لئے اسلام ہمیں محبت و پیار، ہمدردی، غمخواری اور اخوت و مساوات سکھاتا ہے ہم اسی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ ہمارے مخالفین جتنا چاہیں زور لگا لیں ہمارے دل میں ان کے لئے کبھی نفرت پیدا نہیں ہوگی۔ ان کی مخالفت پر ہمیں کبھی غصہ نہیں آتا۔" (الفضل ۱۶؍وفا ۱۳۴۹ہش)

اسلام کے سامنے سوشلزم ٹھہر نہیں سکتا

"اسلام کی نہایت ہی حسین اور حکیمانہ تعلیم کے سامنے سوشلزم جو دراصل کمیونزم ہی کی دوسری شکل ہے ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسلام نے ہر فرد کی ضرورتوں کی حقیقی تعریف اور اس کے حقوق کی صحیح تعیین جس حکیمانہ رنگ میں کی ہے۔ اس تک سوشلزم کا تخیل بھی نہیں پہنچتا۔"

(الفضل ۱۹؍وفا ۱۳۴۹ہش)

قبر پرستی کے ردّ میں ایک نکتہ

یادگار "موسےٰ کے مصلےٰ" کے ذکر پر فرمایا:

"ایک بزرگ کی ہزاروں فٹ کی بلندی پر اس یادگار کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نہ وہاں کوئی جائے اور نہ قبر پرستی کے طور پر شرک کے سامان پیدا ہوں۔"

فرمایا:-

"اس قسم کے مسلّمہ بزرگوں کے مزار پر دعا ضرور کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۹؍وفا ۱۳۴۹ہش)

افریقہ میں اسلام کی فتح

"حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہوا ہے۔ اب وہاں جاکر میں نے بنظر غور جائزہ لیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعی افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ لڑی جانے والی اس آخری جنگ میں انشاء اللہ فتح اسلام ہی کی ہوگی۔" (الفضل ۲۳؍وفا ۱۳۴۹ہش)

"ناصرِ دیں پر رہے فضلِ خدا"

(مکرم عبد الحمید صاحب آصف ایم اے۔ لائلپور)

اے مسیحؑ کے عجب شیریں ثمر / مصلحِ موعودؓ کے نورِ نظر
تیری خوشبو سے معطر ہے جہاں / تیری رنگت میں خدا آیا نظر
تجھ سے زندہ ہو گئی انسانیت / تو یقیناً خادمِ خیر البشر
آپ کی فرقت میں دل بے چین تھا / آپ کو تھی ڈھونڈتی میری نظر
ایک دن مجھ کو یہ بتلایا گیا / سوئے افریقہ گیا رشکِ قمر
ناصرِ دیں بندۂ رحمان کو / لے گئی روحِ بلالیؓ کھینچ کر
ناصرِ دیں پر رہے فضلِ خدا / مانگتا تھا یہ دعا شام و سحر
تو نے افریقہ کو بخشی زندگی / دردمندوں کے لئے تو چارہ گر
آنے والا جلد ہے قہرِ خدا / اہلِ یورپ کو کہا یہ بے خطر
ہوگا غالب ایک دن دینِ خدا / ہے یقیناً یہ حدیثِ منتظر
کہہ رہے ہیں آج یہ نفسِ عمرؓ / کامیاب و کامراں لوٹا پسر
آج ربوہ مرکزِ اسلام ہے / اس سے روشن ہو رہے ہیں بحر و بر
مہدیؑ دینِ محمد میرزا / کہہ رہے ہیں دیکھ لو شمس و قمر
کفر کی تاریکیاں چھٹنے لگیں / جب سے پھوٹی احمدیت کی سحر
پرچمِ اسلام لہرانے لگا / اور دینِ احمدی ہے اوج پر
جان و مال و آبرو قربان کریں / کامیابی کی یہی ہے رہ گزر
کفر سے ہر وقت ہم لڑتے رہیں / دین کی خاطر رہیں سینہ سپر
توڑ ڈالیں شرک کی سب کپایاں / نوچ ڈالیں کفر کے سب بال و پر
ایک مسلم کی متاعِ بے بہا / خدمتِ دیں، دردِ دل، دردِ جگر
ہر مصیبت میں رہے وہ خندہ زن / ہو نہیں سکتا مسلماں نوحہ گر
میرے آقا نے عطا کی زندگی / بھول سکتا ہوں نہیں میں عمر بھر
آپ پر قرباں کروں دونوں جہاں / آپ نے بخشا مجھے دردِ جگر
تیرے دل میں درد ہے اسلام کا / اور خلافت کی ردا ہے دوش پر
تجھ کو پایا تو خدا کو پا لیا / تو جدھر ہوگا خدا ہوگا اُدھر

میرے آقا میری سن لے التجا
میری آنکھوں میں رہو مثلِ نظر

تاریخ اسلام

سپین میں مسلمانوں کی حکومت

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر شاہد ربوہ)

وجہ تسمیہ سپین جنوب مغربی یورپ کا ایک ملک ہے اس کا پہلا نام اندلس تھا۔ اندلس کو سب سے پہلے آئبیریا کے نام سے یاد کیا گیا۔ پھر ہسپانیہ نام پڑ گیا۔ پہلے پہل جب اسے رومیوں نے فتح کیا، تو ان کے بادشاہ اشبان نامی نے ایک شہر آباد کیا جس کا نام اشبانیہ رکھا۔ پھر آہستہ آہستہ سارے ملک کا نام اشبانیہ ہو گیا۔ اشبان سے ہسپان اور اس سے سپین ہو گیا۔ اس کے بعد جب عرب اس ملک میں داخل ہوئے تو انہوں نے اندلس نام رکھا (اندلس یافث بن نوح کا ایک پوتا تھا جو یہاں آکر آباد ہوا تھا)

حدود اربعہ سپین جزیرہ نما ہے۔ اس کے مشرق میں بحر روم ہے جسے بحر متوسط بھی کہتے ہیں مغرب کی طرف بحر اوقیانوس ہے جسے بحر محیط بھی کہتے ہیں۔ اور جنوب میں آبنائے جبرالٹر ہے اور شمال میں کوہ پائیرینیز ہے۔

اندلس پر مسلمانوں کے ابتدائی حملے

اندلس پر پہلا اسلامی حملہ عہد عثمانی میں ۲۷ھ میں کیا گیا۔ جس کے اثرات کوئی دیرپا ثابت نہ ہوئے دوسرا حملہ خلافت امویہ کے پہلے تاجدار امیر معاویہؓ کے عہد میں ہوا۔ اس حملہ کی تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔ اسی طرح ایک تیسرے حملے کا قصد یزید بن معاویہؓ کے عہد میں کیا گیا۔ لیکن یہ حملہ ملتوی کر دیا گیا۔

> "ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں۔ اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

فتح اندلس

اس کے بعد اندلس پر حقیقی اسلامی حملہ (فتح کی نیت سے) اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں ہوا۔ شمالی افریقہ کے حکمران موسیٰ بن نصیر نے طریف ابو زرعہ کو رمضان ۹۱ھ میں اندلس کے ساحل پر بھیجا تا کہ وہ حملہ کر کے دشمن کی طاقت کا اندازہ لگائے اس کے ساتھ

پانچ سو سپاہی تھے۔ چنانچہ ایک کامیاب حملہ کے بعد اس نے یہ رپورٹ دی کہ حالات امید افزا ہیں۔ اس کے بعد موسٰے نے اپنے جرنیل طارق بن زیاد کو عربوں اور بربروں کا سات ہزار سپاہ پر مشتمل ایک مخلوط لشکر دے کر سپین پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ جس مقام پر یہ لشکر اُترا تھا اس کا نام جبل الطارق (جبرالٹر) پڑ گیا۔ اس لشکر نے بآسانی جزیرہ خضراء، قرطاجنہ اور جزیرہ طریف کو زیر کر لیا۔ مسلمانوں کی اس پیش قدمی کو دیکھ کر راڈرک شاہ اُندلس نے بھی ملک میں عام بھرتی کا اعلان کر دیا۔ اور مسلمانوں کے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں، ادھر موسٰے بن نصیر نے بھی طارق کی طرف نو ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک لشکر بھیج دیا۔ اس طرح مسلمانوں کے لشکر کی تعداد بارہ ہزار ہو گئی۔ لیکن دوسری طرف ایک لاکھ کا لشکر تھا۔ راڈرک اور طارق کے درمیان ایک شدید جنگ ہوئی جس میں عیسائیوں کو سخت ہزیمت کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ اس کے بعد طارق نے جنوب مغربی علاقہ کا رُخ کیا اور شذونہ، قرمونہ، اشبیلہ اور استجہ، پر قبضہ کر لیا۔ ان فتوحات کے بعد طارق نے دارالحکومت طلیطلہ کی طرف پیش قدمی کی۔ چنانچہ اس کے لشکر نے پہلے قرطبہ، البیرہ، اور تدمیر کو فتح کیا۔ اس کے بعد طلیطلہ کی باری آئی۔ طارق فوج لے کر یہاں پہنچا مگر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی شہر کے باشندے شہر کو خالی کر گئے تھے اس لئے طارق بلا کشت و خون اس شہر میں داخل ہو گیا۔ اس طرح طارق پورے اندلس کا وارث بن گیا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور سپین میں تبلیغ اسلام

اندلس میں مسلمانوں کی حکومت جس کی بنیاد خلیفہ عبدالملک کے زمانہ میں رکھی گئی تھی۔ تقریباً سات سو سال تک قائم رہی۔ مسلمانوں نے بڑی شان و شوکت سے حکومت کی۔ لیکن جب مسلمانوں نے اپنے قادر و توانا خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا اور مذہبی راہنماؤں کی آپس میں تکفیر بازی شروع ہو گئی تو ان کی کوئی مادی طاقت کارگر ثابت نہ ہوئی۔ بلکہ انہوں نے ایسی شکست کھائی جس سے گذشتہ سات سو سالہ حکومت کا نام و نشان مٹ گیا۔

اب پھر مسلمانوں کے عظیم رہنما حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے خلیفہ ثالث اور موعود نافلہ نے سپین کی طرف توجہ کی ہے اور وہاں دوبارہ اسلام کے غلبہ کی مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس غلبہ کی بنیاد اگرچہ کئی سال قبل رکھی گئی تھی۔ جب کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک مشن کھولا گیا۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ میں سپین تشریف لے جا کر وہاں تبلیغ اسلام کے حالات کا خصوصی جائزہ لیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ سے واپس آکر حال ہی میں ایبٹ آباد میں سپین کے ذکر پر فرمایا۔

"ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی"۔ (الفضل ۲ وفا ۱۳۴۹ھش)

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سپین میں اسلام کے غلبہ کے جلد جلد اسباب مہیا فرمائے۔ آمین۔

عَلَمِ گُم گشتہ!

(مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے۔)

سب شیوۂ تسلیم و رضا بھول چکی ہے
یہ نوعِ بشر اپنا خدا بھول چکی ہے

بے مہریٔ عالم سے گماں ہے کہ یہ فطرت
خود اپنی تجلّی کی ضیا بھول چکی ہے

اب دوشِ صبا پر ہیں بیاباں کے بگولے
پھولوں کے تقاضے کو صبا بھول چکی ہے

"وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن"
پابندیٔ پیمانِ وفا بھول چکی ہے

شکوہ نہیں منظور کہ انساں کی طبیعت
انوارِ سعادت کی فضا بھول چکی ہے

دل ذوقِ ارادت کے چلن بھول چکا ہے
آنکھ حُسنِ مروّت کی ادا بھول چکی ہے

وہ اُمّتِ رفتہ کہ تھی افلاک کی ہیبت
اب زیرِ فلک اپنا پتا بھول چکی ہے

ہے وقت کوئی حلقۂ کردار ہی آوے
"اک آبلہ پا، وادیٔ پُرخار ہی آوے"

(محترم سید شمشاد احمد صاحب ناصر ۔ ربوہ)

نام و نسب آپ کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور والد ماجد کا نام خطاب تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق کے لقب سے نوازا کیونکہ آپ کی وجہ سے حق و باطل میں فرق ہو گیا۔ حضرت عمر رضؓ ہجرت نبویؐ سے ۴۰ برس قبل پیدا ہوئے۔ جوانی کو پہنچے تو شریفانہ مشغولوں میں مشغول ہوئے جو شرفائے عرب میں عموماً رائج تھے اس کے علاوہ آپ علی درجہ کے خطیب، پہلوان، اور شہسوار بھی تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

قبول اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اے خدا اسلام کو ابو جہل یا عمر بن الخطاب سے تقویت دے۔ ناممکن تھا کہ حضور پُر نور کی دعا قبول نہ ہوتی۔ چنانچہ اسی دعا کے نتیجہ میں آپ کو ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے قبول ایمان کا واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے گھر سے نکلے۔ راستہ میں کسی نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی اسلام قبول کر چکا ہے۔ فوراً بہن کے گھر پہنچے۔ وہاں قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی تھی۔ انہوں نے بہنوئی اور بہن کو زخمی کیا۔ بہن کا لہو دیکھا تو نادم ہوئے اور کہنے لگے مجھے بھی قرآن سناؤ۔ آیات قرآنیہ نے آپ پر ایسا اثر کیا کہ جب "اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ) کے الفاظ پر پہنچے تو بے اختیار پکار اُٹھے "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله" پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے ایمان کا اظہار کیا تو حضور نے فرمایا "اَللّٰهُ اَكْبَر"

> **فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم**
>
> اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهٖ
>
> یقیناً اللہ نے حق عمرؓ کی زبان اور دل پر رکھا ہے
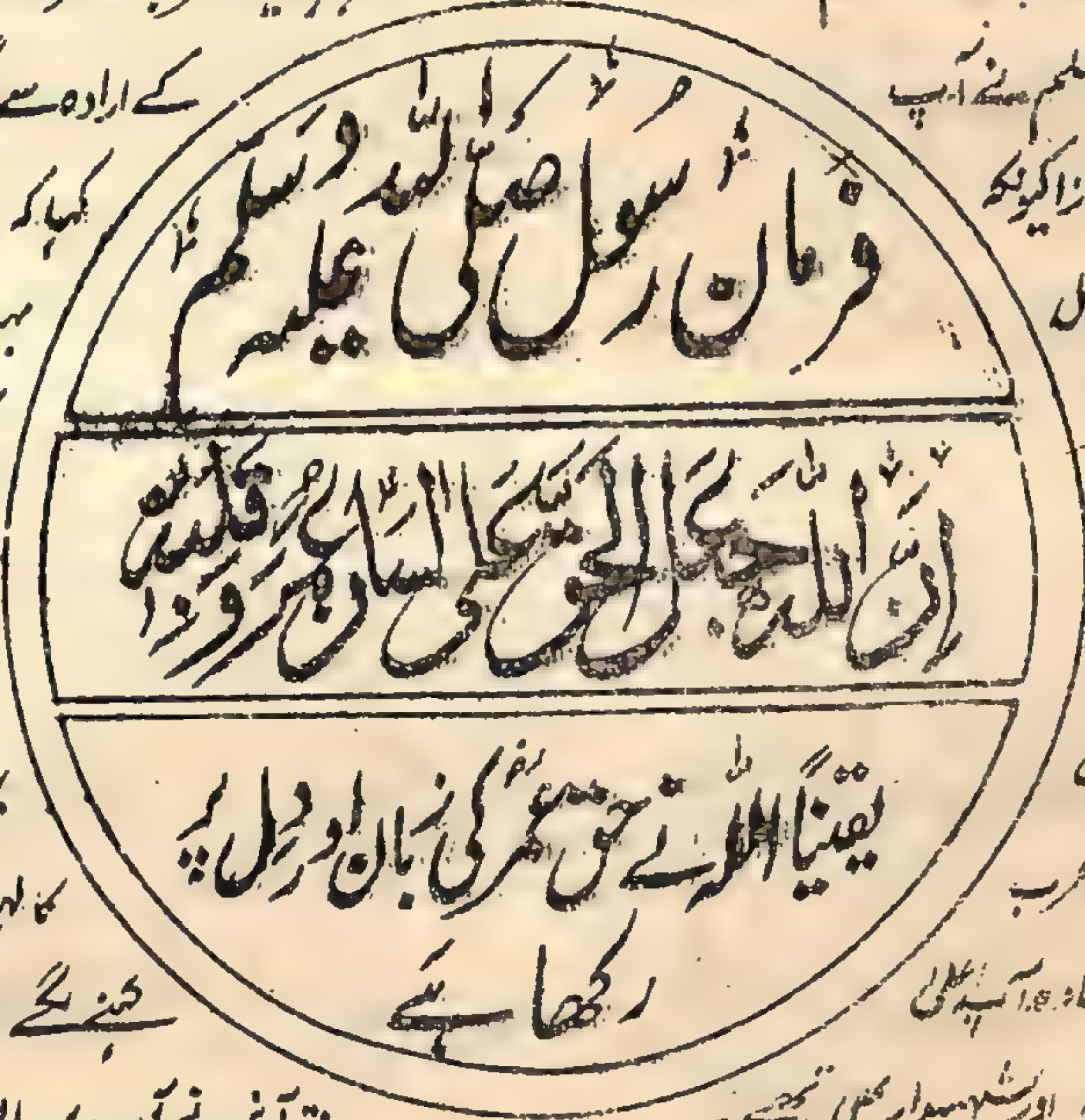
ہجرت مدینہ جب خدائی اذن سے مسلمان مدینہ ہجرت کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بیس آدمیوں کے ہمراہ مدینہ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ لکھا ہے کہ ہر شخص نے خفیہ ہجرت کی۔ لیکن جب آپ نے ہجرت کا قصد کیا تو ایک ہاتھ میں ننگی تلوار لی اور دوسرے میں تیر و کمان اور کعبہ تشریف لائے۔ سات مرتبہ طواف کیا اور دو رکعتیں مقام ابراہیم میں ادا کیں اس کے بعد اشراف قریش کے حلقہ میں تشریف لا کر فرمایا:- لوگو! اگر تم میں ہمت و جرأت ہے تو مجھے روک لو اور آ کر مقابلہ کرو۔ کفار سناٹے میں رہ گئے اور آپ مع رفقاء روانہ ہوئے۔

غزوات میں شرکت مدینہ میں سب سے پہلا معرکہ بدر کا پیش آیا۔ جنگ بدر میں حضرت عمرؓ رائے، تدبر، اور جاں بازی کے لحاظ سے ہر موقع پر آنحضرتؐ کے دست و بازو رہے۔ جنگ اُحد میں جب کفار نے دوبارہ حملہ کیا تو اس حملہ کو حضرت عمرؓ اور دوسرے چند مہاجرین اور انصار نے مل کر روکا۔

غزوہ خندق کے موقعہ پر جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے ادھر ادھر کچھ فاصلے پر اکابر صحابہ کو متعین فرمایا تو ایک حصہ پر حضرت عمر بھی متعین تھے۔ چنانچہ یہاں پر ان کے نام کی ایک مسجد بھی ہے۔ غزوۂ خیبر میں بھی آپ شریک تھے۔ اس کے بعد فتح مکہ کے موقعہ پر بھی آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ غزوۂ حنین میں بھی نہایت ثابت قدمی اور جوانمردی سے شریک کار رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑی بڑی مہمات میں شامل ہوتے۔

خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے عہد خلافت میں تجربہ ہو چکا تھا کہ منصب خلافت کے لئے عمر فاروق سے زیادہ کوئی شخص موزوں نہیں چنانچہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت اکابر صحابہؓ کے مشورہ کے بعد ان کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کیا۔ چنانچہ جس دن حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوئی اسی روز باضابطہ بیعت ہوئی۔ اور تمام صحابہ کرامؓ نے آپ کی آواز پر لبیک کہا۔

فتوحات آپ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں کو بہت سی فتوحات حاصل ہوئیں چنانچہ لکھا ہے کہ:-

سنہ ۱۴ھ میں دمشق، حمص، بعلبک، بصرہ، دابلہ فتح ہوئے۔

سنہ ۱۵ھ میں اردن، عبریہ

سنہ ۱۶ھ میں اہواز و مدائن،

سنہ ۱۷-۱۸ھ میں نیشاپور، حلوان، رے، سمیساط، حران نصیبین، موصل اور اکثر جزائر۔

سنہ ۱۹ھ میں قیساریہ

سنہ ۲۰ھ میں تمام ملک مغرب سوائے اسکندریہ

سنہ ۲۱ھ میں اسکندریہ و نہاوند،

سنہ ۲۲ھ میں آذربائیجان، بنور، ماسبران، ہمدان، طرابلس الغرب، عسکر اور قومس

سنہ ۲۳ھ میں کرمان، سیستان، مکران، اصفہان، اور

نواحِ اصفہان فتح ہوئے۔

اصلاحات

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد فتوحات کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل کارنامے سرانجام دیئے اور اصلاحات فرمائیں:

بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا۔
عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے
تاریخ اور سن قائم کیا جو اس وقت تک جاری ہے
فوجی دفتر ترتیب دیا۔
مجاہدین کی تنخواہیں مقرر کیں۔
دفتر مال قائم کیا۔ پیمائش جاری کی۔
مردم شماری کروائی۔
نہریں جاری کروائیں
شہر آباد کروائے۔
ممالک مقبوضہ کو صوبوں میں تقسیم کیا۔
دریائی پیداوار پر محصول مقرر کیا۔
جیل خانہ قائم کیا۔
دُرّہ کا استعمال کیا۔
راتوں کو گشت کر کے رعایا کے حالات دریافت کرنیکا طریقہ نکالا
محکمہ پولیس قائم کیا۔
جابجا فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔
پرچہ نویس مقرر کئے۔
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے مکانات تعمیر کروائے۔
مختلف شہروں میں مہمان خانے بنوائے۔
مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے۔
مکتب قائم کئے۔
معلموں کی تنخواہیں مقرر کیں۔
اصول قیاس قائم کیا۔
فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا۔
نماز تراویح باجماعت قائم کی
تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔
بنو تغلب کے عیسائیوں پر بجائے جزیہ کے زکوٰۃ مقرر کی
وقف کا طریقہ ایجاد کیا۔
نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر لوگوں کا اجماع کیا۔
اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔
ہجو کہنے پر سزا مقرر فرمائی وغیرہ وغیرہ۔

شادیاں اور اولاد

آپ نے زمانہ جاہلیت واسلام میں متعدد نکاح کئے۔ پہلا نکاح حضرت زینب سے۔ دوسرا قریبہ سے تیسرا ملیکہ بنت خرول الخزاعی سے۔ اور چوتھا نکاح حضرت جمیلہ سے۔ ان میں سے حضرت زینب تو فوت ہو گئیں اور باقی تینوں کو آپ نے طلاق دے دی۔ اخیر عمر میں آپ نے حضرت ام کلثوم سے نکاح کیا۔

آپؓ کی اولاد بھی کثرت سے ہوئی جن میں سے حضرت حفصہؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ بیٹوں میں سے مشہور حضرت عبداللہ حضرت عبیداللہؓ حضرت عاصمؓ ابو شحمہؓ عبدالرحمٰنؓ اور حضرت زیدؓ ہیں

وفات اور تدفین

مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولولوٴ پر مغیرہ نے سو دینار ماہوار محصول

لگا رکھا تھا اس نے حضرت عمرؓ سے محصول کی زیادتی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تمہارے کاموں کے لحاظ سے یہ زیادہ نہیں۔ یہ بدبخت ابو لؤلؤ اس جواب سے برافروختہ ہو کر آپ کو قتل کرنے کے درپے ہو گیا۔ ایک روز دو دھاری خنجر لے کر نماز فجر سے پہلے مسجد میں جا چھپا اور آپ پر چھ وار کئے۔

نزع کی حالت میں آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کے ذریعہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنے کی اجازت عطا فرمائی جاوے۔ حضرت ام المومنینؓ نے اجازت مرحمت فرمائی تو فرمایا یہی میری سب سے بڑی آرزو تھی۔ آپ نے تین دن کے بعد انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

علم و فضل

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو قریش میں سے صرف سترہ اشخاص لکھنا جانتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسی زمانہ میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ فصاحت و بلاغت کا یہ حال تھا کہ ان کے بہت سے مقولے ضرب المثل بن گئے عبرانی جانتے تھے۔ حضرت عمرؓ فطرتاً ذہین اور صائب الرائے تھے۔ مختلف فیہ مسائل طے کرنے کے لئے اجماع صحابہؓ جس کثرت سے حضرت عمرؓ کے عہد میں ہوا پھر کبھی نہیں ہوا۔

اخلاق و عادات

آپ کے آئینہ اخلاق میں انقطاع الی اللہ، عشق رسولؐ لذائذ دنیا سے اجتناب، سادگی، اور تواضع کا عکس سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔

خوف خدا اس قدر تھا کہ خشوع و خضوع کے ساتھ رات بھر نماز ادا کرتے۔ نماز میں عمداً ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا خدا تعالےٰ کی عظمت و جلال بیان ہوتا۔ اور اس سے اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔ حب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اندازہ اس واقعہ سے ہی ہو جاتا ہے کہ جب آنحضورؐ کا وصال ہوا تو آپؓ مسجد نبوی میں اضطرابی حالت میں یہ اعلان کرنے لگے کہ جس کی زبان سے یہ نکلے گا کہ میرا محبوب آقا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔

تواضع کا یہ حال تھا کہ کاندھے پر مشکیزہ رکھ کر بیوہ عورتوں کا پانی بھرتے تھے۔ مجاہدین کی بیویوں کا سودا سلف خود بازار سے خرید کر لاتے اور پھر اس حالت میں تھک کر مسجد کے گوشہ میں فرش خاک پر لیٹ جاتے سادگی کا یہ عالم تھا کہ شہنشاہی ملنے کے بعد بھی فقر و فاقہ کا ساتھ نہ چھوڑا اور ایک دفعہ جب حضرت حفصہؓ نے کہا کہ آپ شہنشاہ ہیں اس لئے نرم غذا اور عمدہ کپڑا استعمال کر لیا کریں تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم میں اپنے آقاؐ کے نقش قدم پر ہی چلوں گا۔

ایک دفعہ دیر تک گھر میں رہے باہر آئے تو لوگ انتظار کر رہے تھے معلوم ہوا کہ کپڑے نہ تھے اس لئے انہی کپڑوں کو دھو کر سوکھنے کے لئے ڈال دیا تھا جب خشک ہوئے تو پہن کر باہر آئے۔

مدیر کی ڈاک

خالد کا ماہ وفا کا شمارہ ملا۔ نہایت دلچسپ مضامین تھے۔ آپ کی کوششیں نہایت بار آور ہیں۔ خدا تعالےٰ برکت دے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

(تبسم حسین۔ لائل پور)

مضامین کی ترتیب بہت پسند آئی۔ رسالہ کی ترقی کی وجہ سے ادارہ مبارکباد کا مستحق ہے۔

(منور احمد محسن قائد مجلس خدام الاحمدیہ کاچیلو)

خالد کا معیار بہتر ہونے پر اس کی خریداری بڑھ سکتی ہے۔ اس لئے کہ موجودہ معیار سے خدام مطمئن نہیں ہیں۔

(غلام احمد عابد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ رسالہ کا معیار روبہ ترقی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

(صفی عالم خان جنگوی سابق مدیر المصلح کراچی)

مضمون وصول ہونے پر آپ کی طرف سے اطلاع ملتی ہے اور مضامین کی اشاعت کے بارہ میں بھی آپ حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اگر آپ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے مستقل کالم شروع فرمائیں تو اسلاف کے کارنامے پڑھ کر نوجوانوں کے دلوں میں خدمت دین کا ایک خاص جوش پیدا ہوگا۔

(خواجہ عبد المومن۔ ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

خالد کے لئے ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس کا سائز اردو ڈائجسٹ اور سیارہ ڈائجسٹ والوں کے مطابق کر دیا جائے تو میرے نزدیک موزوں ہوگا کیونکہ آج کل لوگ بڑے سائز کے رسالوں کو پسند نہیں کرتے۔ محمود الرحمن سیالکوٹ۔

(ادارہ) اس بارے میں قارئین خالد ازراہ کرم اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔

مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب اسٹیشن ماسٹر سرگودہا نے انجینئرنگ کے امتحان میں ۹۸۶/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے اس پر جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان نے انہیں طلائی تمغہ عطا کیا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔ آمین (بشیر احمد سنوری)

نفسیات

مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب شاہد) ربوہ

غور و فکر انسانی ذہن حیرت انگیز صلاحتیں لئے ہوئے ہے موجودہ زمانہ کی ادبی معاشرتی سائنسی ونفسیاتی اور دوسرے علوم کی ترقیات اسی ذہن کی ہی مرہون منت ہیں۔ جس طرح جسمانی صحت اور اعضاء کی مناسب بناوٹ کے لئے ورزش ضروری ہے اسطرح ذہن کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اور اس کی نشوونما کے لئے اور اس کے صحیح استعمال کے لئے غور و فکر کی عادت اختیار کرنا ضروری ہے۔ ذہین اور عقلمند وہی کہلاتا ہے جو ہر فعل سوچ سمجھ کر موقع و محل کے مطابق اور اس کے نتائج کے بارہ میں غور کر کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے کیونکہ فکر اور غور انسانی ذہن کے لئے بطور غذا کے کام دیتا ہے۔

وقت کی قدر وقت زندگی کا بہترین اثاثہ ہے جس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دینا چاہئیے کیونکہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" بے شک آرام اور تھکان انسان کے لئے ضروری ہیں لیکن بعض ہیں جو کہ آرام کے وقت بھی غور و فکر کرتے ہیں اور بعض صرف آرام ہی کرتے ہیں ایسا کرنے سے وہ بے چارگی کی زندگی کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں آرام اور سکون کے وقت بھی اچھے اور بُرے کے بارہ میں غور کر کے وقت کا صحیح استعمال کرنا چاہیئے

سعیٔ عمل اللہ تعالےٰ نے انسانی جسم میں مختلف صلاحیتوں کا بے بہا خزانہ رکھا ہے جو کہ عمل رنگ میں ظاہر ہونے کا مقتضی ہوتا ہے جیسا کہ خیال عمل کی بنیاد ہے اس لئے جو بھی خیال ذہن میں آئے وہ کسی نہ کسی صلاحیت کے عملی طور پر ظہور میں آنے کی بنیاد ہوتا ہے جب تک انسان بار بار غور و فکر کے ساتھ کوئی نئی راہ نکال کر مختلف صلاحیتوں کو عملی جامہ پہنا کر اس کی مشق نہیں کرتا اس کی صلاحیتیں آہستہ آہستہ مفقود ہوتی چلی جاتی ہیں۔

دلچسپی و رغبت طبیعت اور فطرت میں کسی نئی صلاحیت کے اجاگر کرنے کے لئے فطرت کے پودے کی غذا "دلچسپی" اور

"رغبت" ہے کسی اچھی عادت یا اچھے اخلاق یا کسی صلاحیت کے بارہ میں دلچسپی پیدا کر کے انسان حقیقی انسانیت کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ کسی مشغلہ سے آپ بہت سے ذہنی فوائد حاصل کر سکتے ہیں

قوتِ یادداشت

یہ ہمارا معمول ہے کہ ہم مختلف اشیاء اپنی روز مرہ زندگی میں دیکھتے ہیں۔ بعض چیزوں کے بارہ میں ہم ذاتی دلچسپی یا ضرورت کے مطابق غور کرتے ہیں اور یہ چیزیں ہماری یاد داشت میں اضافہ کا موجب ہوتی ہیں۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے ہم کو اکثر واسطہ پڑتا ہے یا ہم ان کو اکثر دیکھتے ہیں۔ لیکن کم رغبتی کے باعث ہم ان پر غور نہیں کرتے۔ اس لئے وہ ہماری یاد داشت میں پورے طور پر داخل بھی نہیں ہوتیں جو لوگ عام روز مرہ کی چیزوں کو نظرِ عمیق سے نہیں دیکھتے وہ ذہین نہیں کہلاتے۔ جو لوگ عام طور پر غور کرتے ہیں ان کا علم وسیع ہوتا ہے یاد داشت بڑھتی چلی جاتی ہے اور ذہانت بھی تیز ہوتی ہے

قوتِ ارادی

غور وفکر کی عادت ڈالنا، وقت کا صحیح استعمال کرنا۔ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا، دلچسپی اور رغبت پیدا کرنا کسی بھی صورت میں ممکن نہیں جب تک کہ اس کے لئے کوشش اور جدوجہد نہ کی جائے۔ اور عملی طور پر قدم نہ بڑھایا جائے اور یہ بغیر قوت ارادی کے نہیں ہو سکتا۔ پس قوت ارادی ایک ایسی طاقت ہے جو پیدا کی جا سکتی ہے اور اسے کوشش کے ساتھ نشوونما دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے بہت بڑے مجاہدے کی ضرورت ہے قوت ارادی کی موجودگی انسان میں بے انتہا طاقتوں کو جمع کر دیتی ہے جس کا اندازہ کرنا ہی محال ہے۔ قوت ارادی سے انسان دوسرے انسانوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔ اور وہ اس کے اشارے پر چلتے ہیں۔ ہر مشکل کام اور ناممکن کام بھی اس کے سامنے آسان دکھائی دیتا ہے۔ کسی چیز کو عادت میں داخل کرنا یا عادت کے طور پر اختیار کرنا قوت ارادی کے حصول کے لئے بہت ضروری ہے۔

اعلیٰ کردار

قوت ارادی کردار کی جڑ ہے اور کردار انسانیت کی کسوٹی ہے۔ کسی شخص کا کردار اس کے اندرونی اخلاق کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اندرونی اخلاق کسی کے اپنے نفس پر قابو پانے کا نتیجہ ہیں نفس پر قابو ہر اچھے اور برے پہلو پر غور کر کے عملی طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ خیال عبث ہے کہ کسی کا کردار نصیحتوں اور تقریروں سے بنایا جا سکتا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ کوشش بھی کی جائے اور ان نصائح سے فائدہ اٹھا کر غور وفکر کی عادت بھی ڈالی جائے۔

حوصلہ و جرأت

کسی کام کو بطریق احسن سرانجام دینے کے لئے حوصلے اور جرأت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ انسان کو زندگی میں کئی قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص بزدلی یا خوف محسوس کرے تو اپنے فرائض کماحقہ ادا نہیں کر سکتا۔ بزدلی اور خوف کو دور کرنے کا آسان طریق یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو یہ یقین دلاتے رہیں کہ مجھے صحیح اور فائدہ مند کام کرنے میں کوئی خطرہ نہیں۔ اور اس کے لئے میں ہر خطرے کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوں اس طرح اپنے آپ کو جرأت دلانے سے خوف ختم ہوتا چلا جاتا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۷ پر)

علم کلام

موجودہ مسیحیت میں پولوس کا حصہ

مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر (شاہد)

مامورین الٰہی کے دُنیا سے گزر جانے کے ایک عرصہ بعد ان کی قائم کردہ جماعتوں میں مختلف قسم کے بگاڑ پیدا ہوئے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب اُن جماعتوں اور دین کی شکل ایسی بگڑی کہ اصل چیز بالکل دُنیا سے روپوش ہوگئی۔ ایسی ہی الٰہی جماعتوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والی پابندِ شریعت موسوی جماعت ہے جو آج سے دو ہزار سال قبل قائم ہوئی مگر ایک عرصہ گزرنے پہ آج اس کی اصل ہیئت دریافت کرنا محال ہے اس جماعت یعنی عیسائیت کے بگاڑ میں جس اہم شخصیت نے سب سے زیادہ حصہ لیا وہ سینٹ پال یا پولوس کے نام سے معروف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے۔ دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی ... اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۳۴)

اس لحاظ سے موجودہ مسیحیت دراصل بالکل بگڑنے کے بعد غالب طور پہ پولوس کی کوششوں کا نتیجہ ہے اسی لئے دراصل مسیحیت کی بجائے پولوسیت کہلانے کی زیادہ مستحق ہے۔

> **ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام**
>
> "حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی۔ اور وہ جب تک زندہ رہے خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے"
>
> (چشمۂ مسیحی)

حضرت مسیح اور اصل مسیحیت

حضرت مسیح علیہ السلام نے دراصل دنیا میں کسی نئی شریعت یا جدید مذہب کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ آپ نے شروع سے ہی کوشش کی ہے کہ توریت کی تعلیمات پورے طور سے بنی اسرائیل میں قائم کریں اور اس طرح آپ نے یہودیت سے الگ ہرگز کسی نئے دین کی داغ بیل نہیں ڈالی۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"۔

(متی باب ۵ آیت ۱۷)

یہی وجہ ہے کہ ابتداءً "مسیحیت" کی علیحدہ ہرگز کوئی صورت نہ تھی۔ ان کی عبادات و رسوم بھی یہودیوں سے ملتی جلتی تھیں۔ چنانچہ ڈاکٹر سٹاکر لکھتے ہیں:

"مسیحیوں نے حتی الامکان کسی کو ناراضگی کا موقع نہ دیا۔ دینی رسموں میں وہ پکے یہودی بنے رہے اور شریعت کے لئے غیرت مند تھے۔ ہیکل کی عبادت میں شریک ہوتے یہودی رسوم کو مانتے اور کلیسائی احکام کی عزت کرتے تھے۔

(حیات پولوس صفحہ ۲۵۔ اردو)

اسی طرح "تواریخ مسیحی کلیسیا" مصنفہ پادری کینن ڈبلیو پی ہیرس، میں بھی مسیح کی وفات کے بعد ان کی جماعت کا طریق عمل یہی بتایا گیا ہے:۔

"شروع میں مسیحی یہودی شریعت کی پابندی کرتے اور یہودیوں کے ساتھ ہیکل میں عبادت کرتے تھے۔" (صفحہ ۸ بار دوم اردو ایڈیشن)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا دعویٰ اور ابتدائی مسیحی جماعت کی کیفیت کیا تھی۔ مگر آج صورت حال مختلف ہے۔ آج مسیحیت یہودیت سے بالکل الگ ایک مستقل اور عالمگیر مذہب کی صورت میں پیش کی جاتی ہے

پولوس اور موجودہ مسیحیت

عیسائیت یا ابتدائی مسیحیت کی موجودہ صورت کس کی کوششوں کا ثمرہ ہے! یہ ایک طویل مضمون اور ایک دردناک داستان ہے جسے مختلف عنوانوں کے تحت پیش کیا جا سکتا ہے مگر زیر تحریر مضمون میں فقط یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہ کوششیں جس شخصیت کی لیاقت و قابلیت کا نتیجہ ہے وہ پولوس ہے جو موجودہ مسیحیت پر چھایا ہوا ہے۔ چنانچہ آج محققین برملا یہ اقرار کرنے پر مجبور ہیں:

"Christianity bears the marks of Paul rather than those of Jesus."

(The Religion of Jesus, 218)

کہ موجودہ مسیحیت کی تعلیمات مسیح کی نسبت زیادہ تر پولوس کے زیر اثر ہیں اور پولوس ہی کے خیالات غالب طور پر کارفرما ہیں۔ اس خیال نے یہاں تک تقویت پکڑی ہے کہ محققین کھلے بندوں یہاں تک کہنے لگ گئے ہیں:

"بلاشبہ یہ ایک تواریخی واقعہ ہے کہ مابعد کی صدیوں کی کل کلیسیا نے پولوس کو یسوع کی بجائے مسیحیت کا مستند استاد قرار دینا شروع کر دیا۔ یعنی پولوس کی تعلیم چپکے سے یسوع کی تعلیم کی جگہ رکھ دی گئی۔"

(۔بار، ضروری سوالات صفحہ ۱۴۴)

یہ بیان مشہور محقق ڈاکٹر ونڈر صاحب کی ایک کتاب سے ڈاکٹر پادری کا سی ای میکارنیز ڈی ڈی نے بارہ ضروری سوالات میں درج کیا ہے۔

پس عیسائیت کے بگاڑ اور اسے موجودہ مسیحیت (جسے پولوسیت کہنا زیادہ درست ہے) کی صورت دینے میں

(باقی صفحہ ۳۷ پر)

آغاز

گلہائے رنگا رنگ

[ہر خادم کو اپنے رسالہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا چاہیئے
(ادارہ)]

میرے پیارے آقا کراچی میں

۷ احسان ۱۳۴۹ھش (۷ جون) کا دن عظیم اور بابرکت دن تھا۔ اس دن ہر طرف رحمت ہی رحمت برس رہی تھی۔ آج میں اتنا خوش تھا کہ زندگی میں اتنا خوش کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔ شدت کی گرمی کے باوجود کسی کو تکلیف کی پرواہ نہ تھی اور پیارے آقا کے استقبال کے لئے احمدی احباب کراچی کے ہوائی اڈے کی طرف خوشی سے بھاگتے ہوئے جا رہے تھے عین وقت پر ہوائی جہاز ظاہر ہوا۔ تمام احباب کی توجہ اس طرف ہو گئی۔ جونہی میرے پیارے امام ہوائی جہاز سے باہر تشریف لائے تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے دھندلے بادل کے پیچھے سے چاند نمودار ہو گیا ہے۔ بعض احباب جماعت نے حضور کو پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور ہوائی اڈے سے باہر تشریف لائے اور کار کے ذریعہ اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں احباب جماعت اور غیر از جماعت افراد کا اس قدر ہجوم تھا کہ حد نظر تک لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے۔ قیام گاہ پر پہنچنے کے بعد حضور نے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور مغربی افریقہ کے حالات سنائے اور تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

۸ احسان کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ الوداع کہنے کے لئے بھی کثیر تعداد میں احباب جماعت ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ (نظام الدین احمد ناصر۔ کراچی)

صبر

مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ اپنے اندر صبر کا مادہ رکھتا ہے۔ صبر ایک ایسی چیز ہے جس سے معاشرہ میں امن و امان قائم رہتا ہے جس معاشرہ کے لوگ صبر کی صفت سے عاری ہوتے ہیں۔ اس معاشرہ کو اکثر سنگین مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو کیا ہی پیارے انداز میں صبر کی تلقین فرماتے ہیں :-

ع گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

یعنی تم جب بھی کسی سے گالی سنو تو اس کے بدلہ میں اُسے گالی مت دو بلکہ گالی کا جواب دعا میں دو۔ اس کے حق میں یہ دُعا کرو کہ خدا تجھے جلد ہدایت دے لیکن اگر گالی سُنکر گالی دی جائے اور غصہ میں آکر لڑائی شروع کر دی جائے تو کیا فساد نہ ہوگا۔ اگر کسی نے آپ کو گالی دی ہے تو اس سے یہ مت خیال کرو کہ ہماری شان میں فرق آگیا ہے بلکہ اگر آپ نے صبر کا نمونہ پیش کیا تو خدا کے قریب ہو جاؤ گے اگر آپ گالی کے بدلہ میں دعا دیتے ہیں تو یقین رکھئے گا کہ گالی دینے والے کا دل خود بخود نرم ہو جائے گا۔ اور وہ آئندہ محتاط رہنے کی کوشش کرے گا۔ آپ نے صبر سے کام لیا اور کچھ تکلیف اٹھائی تو اس کے بدلہ میں نہایت عظیم الشان نتیجہ نکلا۔ یعنی آپ کے ذریعہ ایک شخص کی اصلاح ہوگئی۔ یہ آپ کا کس قدر عظیم کارنامہ ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر کی نعمت سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین۔

(عبد الحمید خان۔ ربوہ)

فضائلِ وضوٗ

دین اسلام کی بنیاد پانچ فرائض پر رکھی گئی ہے ایک فریضہ ادائیگی نماز ہے نماز پڑھنے سے قبل وضو کرنے کا حکم ہے۔ وضو سے مراد شریعت کی ہدایت کے مطابق ہاتھ مونہہ پاؤں وغیرہ دہونا ہے اس سے ظاہری طور پر ان اعضاء کی صفائی ہو جاتی۔ اور باطنی طور پہ انسانی روح خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کی طرف کامل یکسوئی سے مائل ہو جاتی ہے اور انسان پُر سکون ہوکر یاد الٰہی میں مشغول ہو سکتا ہے روزمرہ زندگی میں جب ہم کسی بڑے افسر کے پاس بوقت ضرورت ملاقات کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ تو ہم میں سے ہر ایک اپنی استطاعت کے مطابق صاف ستھرے کپڑے پہننے کی کوشش کرتا ہے اور خدا تعالیٰ جو کہ حاکم الحاکمین اور سب افسروں سے بالا ہے کیوں نہ ہم نماز میں اس سے ملاقات کے وقت اس کی شان کے مطابق تیار ہو کر اس کے حضور میں پیش ہوں اور اپنی حاجات عرض کریں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان وضو کرتا ہے۔ تو اس کے چہرہ کے سب گناہ، بدنظری وغیرہ کے پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے سب گناہ دُور ہو جاتے ہیں اور پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں حتٰے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے انعامات کا وارث بنائے۔ آمین

(مرزا وسیم احمد بیگ۔ لاہور)

نماز کے آداب

نماز ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی نیت کو صاف کرتے ہوئے پورے خشوع وخضوع اور وقار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دربار میں پیش ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔ (المومنون)

یعنی وہ لوگ کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اور خشوع کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضور اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد

میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے مسجد میں آکر نماز ادا کی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضور نے ارشاد فرمایا جاؤ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ واپس لوٹا اور پہلے کی طرح نماز ادا کی۔ اس کے بعد حضور نے دوبارہ ارشاد فرمایا جاؤ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اسیطرح جب وہ تیسری بار نماز ادا کر کے واپس آیا تو حضورؐ نے پھر اسے ارشاد فرمایا کہ نماز ادا کرو۔ تب اس نے عرض کیا حضورؐ مجھے بتلائیں کہ میں کس طرح نماز ادا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا اطمینان اور تسلّی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر نماز کے ارکان ادا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اللہ تعالےٰ ہمیں حقیقی رنگ میں نماز ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(داؤد احمد طاہر۔ مغلپورہ لاہور)

خدمتِ خلق کا ایک زریں موقعہ

ادرحماں کے گاؤں سے تین میل دور ایک قصبہ ہے جس کا نام بھاٹہ ہے۔ حصولِ تعلیم کے سلسلہ میں ہم اس قصبہ میں جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ دسمبر کی یخ بستہ سردی میں ہم سب منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں تھے۔ کچھ دیر ہو جانے کی وجہ سے اور کچھ ماسٹر صاحب کے خوف سے ہمارے قدم غیر ارادی طور پر تیز تیز اٹھ رہے تھے۔ راستہ میں سیم کے نالے پر سے گزرے تو ہماری نظر ایک شخص پر پڑی جو اس شدید سردی میں پانی میں کھڑا ایک بیل کے ساتھ زور آزمائی کر رہا تھا اور اس کو باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی ٹانگیں کپکپا رہی تھیں۔ لوگ اس کی خستہ حالت پر قہقہے بلند کرتے ہوئے گزر رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے "واہ واہ کیا بہادری کے جوہر دکھا رہا ہے"۔ "خدا کے نام پر میری مدد کرو" یہ آواز اس بے کس انسان کی تھی۔ اس آواز پر ہمارے قدم رک گئے۔ میرا دل بھر آیا میں نے اپنے دوستوں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ احمدی بھائیو! آج ہمیں اللہ تعالےٰ نے خدمتِ خلق کا ایک بہترین موقعہ دیا ہے۔ ہمیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

میرے ان الفاظ پر سب نے لبیک کہا اور آنِ واحد میں کپڑے اتار کر پانی میں کود پڑے۔ پانی برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔ ہماری ٹانگیں سُن ہو رہی تھیں لیکن اس عمر رسیدہ آدمی کی نسبت ہمارا خون گرم تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم پانچ منٹ میں بیل کو باہر لے آئے۔ اس شخص نے ہمارا شکریہ ادا کیا اور دعائیں دینے لگا۔ ہم نے بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں خدمتِ خلق جیسا عظیم کام کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ (عبدالواحد جاوید۔ ادرحماں)

مضامین وغیرہ بھجواتے وقت اپنا مکمل پتہ ساتھ لکھا کریں۔ تاکہ آپ کو مضامین کی وصولی کی اطلاع بھجوائی جا سکے۔ (ادارہ)

خالد کے خصوصی نامہ نگار

مجالس کی نمایاں اور قابلِ ذکر مساعی کی خالد میں اشاعت اور خدام میں ملکہ تحریر پیدا کرنے کیلئے مختلف مجالس اپنے ہاں کی اہلِ قلم خادم کو خالد کا نمائندہ خصوصی تجویز کر کے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ سے منظوری حاصل کریں

ارضِ بلال کا شاندار مستقبل

اس موضوع پر خدام کو مضامین لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے بہترین مضمون آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا انشاء اللہ۔ امید ہے کہ خدام اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ادارہ سے تعاون فرمائیں گے

خدام اور مجالس کی قلمی معاونت

ماہِ وفا میں مندرجہ ذیل مجالس کے خدام نے خالد کی قلمی معاونت فرمائی ہے:-

ربوہ (دارالرحمت غربی، دارالرحمت وسطی، دارالعلوم غربی، دارالبرکات) ڈرگ روڈ۔ اوکاڑہ

نیز مندرجہ ذیل مجالس نے اپنی اپنی مساعی کی رپورٹیں ارسال کر کے ادارہ کی اعانت فرمائی:-

ربوہ۔ لائل پور شہر۔ گھسیٹ پور ضلع لائلپور

نور نگر فارم۔ محمد آباد اسٹیٹ
ضلع تھرپارکر

آخری تاریخ

آپ کے مضامین اور نظموں وغیرہ کی مرکز میں وصولی کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ ہے اسیطرح مجالس کو اپنی نمایاں مساعی کی رپورٹیں بھی اسی تاریخ تک ادارہ کو بھجوا دینی چاہئیں۔

ضرورت ہے

خالد کو ضرورت ہے آپ کی قلمی اعانت مخلصانہ مشوروں، مالی امداد اور منتضرعانہ دعاؤں کی یقین جانیئے کہ آپ کی ہر تجویز کا خیر مقدم کیا جائے گا اور ہر رائے اور تنقید کا احترام۔

زبان و ادب

الفاظ کی صحیح ادائیگی کیجیے!

راشد چودھری

کم و بیش ہر زبان میں تلفظ کا مسئلہ کسی قدر پیچیدہ ہوتا ہے۔ لیکن اردو زبان میں الفاظ کی صحیح ادائیگی کچھ زیادہ ہی مشکل ہے کیونکہ اُردو زبان بہت سی زبانوں سے مِل کر بنی ہے اور جب تک تمام ایسی زبانوں سے واقفیت نہ ہو جن کے الفاظ اردو زبان میں مستعمل ہیں الفاظ کا صحیح تلفظ معلوم کرنا مشکل ہے۔ یہ تو آپ سبھی جانتے ہونگے کہ اُردو پہ فارسی، عربی، ہندی اور انگریزی کا بڑا گہرا اثر ہے لیکن یہ بات آپ کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ کہ مذکورہ زبانوں کے علاوہ ترکی، فرانسیسی، اور پرتگالی وغیرہ اور بھی کئی ایسی زبانیں ہیں جن کے الفاظ بکثرت اردو میں مستعمل ہیں مثلاً قیمہ۔ قورمہ اور میزی بالکل مقامی الفاظ معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ پہلے دونوں الفاظ ترکی ہیں۔ اور آخری پرتگالی ہے۔

اگرچہ یہ بات بالکل بجا ہے کہ ایسے قواعد کا وضع کرنا جن سے اُردو زبان کے تمام الفاظ کے تلفظ کا مسئلہ حل ہوجائے مشکل ہے۔ اس کے باوجود اگر ہم کوشش کریں تو ایسے اصول ضرور تلاش کئے جاسکتے ہیں جن کے ذریعہ اردو کے اکثر الفاظ کی ادائیگی صحیح طور پہ ہوسکتی ہے۔

آپ کی دلچسپی کے لئے انتہائی سادہ قسم کے اصولوں پہ مشتمل ایک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے جو یقیناً آپ کے لیئے مفید ہوگا۔

(۱)

سب سے پہلے تَلَفُّظ کے لفظ کو لیا جاتا ہے۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ (یعنی ایسے الفاظ جو "تلفظ" کی طرح چار حروف پہ مشتمل ہوں ان کا پہلا حرف ت ہو اور تیسرے حرف پہ تشدید ہو) کی ادائیگی بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح ہم 'تلفظ' کی کرتے ہیں۔ یعنی پہلے دو حروف پہ زبر تیسرے حرف پہ تشدید مع پیش اور آخری حرف پہ جزم ہوگی) مثلاً تصور تقدم، تاخر، تردد اور تدین کی ادائیگی مذکورہ اصول کے مطابق ہوگی یعنی تَصَوُّرْ، تَقَدُّمْ، تَاَخُّرْ، تَرَدُّدْ، تَدَیُّنْ۔

اس وزن کے الفاظ بڑی کثیر تعداد میں اردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ اگر آپ اس سادہ سی بات کو یاد رکھیں کہ ایسے تمام الفاظ کا تلفظ ایک ہی ہے تو آپ بیک وقت اردو زبان کے بیسیوں الفاظ کی ادائیگی کے قابل ہوجائیں گے۔

مشق کے لیئے اسی وزن کے چند مزید الفاظ درج ہیں: تخیل، تدبر، تامل، تبتل، تبرع، تتبع، تیمم، تجنب، تحرک، تخلف، تربص، ترفع، ترحم، ترقب، تصرف، تشدد، تشنج، تصبر، تحمل، تعجل، تصنع، تعلق۔

(باقی)

سوال جواب

افکار و مسائل

س: حضرت آدم علیہ السلام کا جس جنت میں قیام تھا کیا وہ اسی زمین پر تھی۔ اگر اسی زمین پر تھی تو کس علاقہ میں؟ (خالد سعید احمد۔ ڈرگ روڈ)

ج: حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ زمین پر انسانی تمدن اور معاشرہ کی بنیاد ڈالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ تم اپنے "زوج" (بیوی یا ساتھی لوگوں) کے ہمراہ "جنت" (باغ) میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی جس پر امن معاشرہ اور تمدن کو قائم کیا گیا ہے وہ جنت کی مثال پیش کرتا ہے اور تم جس مقام پر قیام کرو گے وہ مقام تمہارے لئے ہر قسم کی سہولت اور آرام مہیا کرے گا۔ تم اس جگہ جہاں سے چاہو گے بافراغت کھاؤ گے اور آرام سے رہو گے۔ بھوک پیاس ننگ اور دھوپ کی تکلیف تمہیں نہیں پہنچے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بائیبل کے بیان اور جدید تحقیق کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ قرین قیاس یہ ہے کہ جس جنت کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ عراق کے علاقہ میں کوئی ایسا عمدہ مقام تھا کہ جسے آرام دہ ہونے اور اس اچھے نظام کی وجہ سے جو حضرت آدم علیہ السلام نے وہاں قائم کیا جنت کہا گیا ہے (دیکھیں تفسیر کبیر جلد اول ۳۱۵)

س: قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے کن باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے؟ (محمد الیاس مرزا۔ ڈرگ روڈ)

ج: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ" (الواقعہ ۸۰) یعنی اس قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو پاک کئے گئے ہوتے ہیں۔ پس قرآن کا علم حاصل کرنے کے لئے پاکیزگی بنیادی شرط ہے۔ ظاہری طور پر جسم کو صاف رکھا جائے اور باطنی طور پر قلب و دماغ کو خیالات فاسدہ سے پاک رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قرآن کریم کا علم عطا فرماتا ہے۔

س: خالد کا اجراء کب ہوا اور اس کے پہلے مدیر کون تھے؟ (منور احمد محمود۔ کماچیوہ ضلع مظفر پارک)

ج: خالد اکتوبر ۱۹۵۲ء میں جاری ہوا اور اس کے پہلے مدیر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف تھے۔

س: خالد میں فوٹو صاف اور واضح کیوں نہیں ہوتے؟ (حبیب اللہ۔ ڈرگ روڈ)

ج: دعا کریں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق ربوہ میں بہت بڑا پریس قائم ہو جائے۔ پھر انشاء اللہ آپ کیلئے کسی قسم کی شکایت کا موقع پیدا نہیں ہوگا۔

(م۔ ل۔ ب)

(مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

دُنیا کی اقوام تسخیرِ کائنات میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے منصوبے بنا رہی ہیں اور ہر قوم کی یہ خواہش ہے کہ صرف وہی خلائی سیاروں پر قابض ہو۔ ان کے مادی ذخائر سے فائدہ اٹھائے اور وہاں فوجی اڈے قائم کر کے دُنیا سے اپنی طاقت کا لوہا منوائے۔

ان سیاروں پر انسان کا پہنچنا ممکن ہے اور قرآن مجید اس امر کی تصدیق کرتا ہے ہاں یہ بات ناممکن ہے کہ ان پر مستقل رہائش اختیار کی جائے کیونکہ انسانی زندگی کے لئے ہوا کی ضرورت ہے جو ان سیاروں پر مفقود ہے جب تک ہوا کا زمین سے ان سیاروں تک لے جانا ممکن ہے تب تک وہاں رہائش اختیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسا عارضی طور پر ہی ہو سکتا ہے کہ مستقل طور پر کیونکہ یہ تو مشکل ہے کہ ہر شخص ساری زندگی اپنی پیٹھ پہ ہوا کا تھیلا لئے ہوئے اپنی زندگی کے دن پورے کرے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی مستقل رہائش گاہ زمین کو ہی مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَ
مِنْهَا تُخْرَجُونَ ۔ (الاعراف آیت ٢٦)

اسی زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے۔

اگر کوئی سیارہ ایسا دریافت ہو جائے جس میں زمین کی سی فضا ہو تو وہ بھی زمین کا ہی حصہ شمار ہو گا اور انسان وہاں بھی زندہ رہ سکے گا۔ نیز جس سیارہ میں اس زمین جیسی فضا پیدا کر لی جائے اس میں بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے مقصد یہ ہے کہ انسان کو زمینی فضا میسر ہو خواہ قدرتی طور پر یا مصنوعی لحاظ سے لیکن اگر انسان کی بنیادی ضروریات پوری نہ ہوں گی تو زندگی محال ہو گی۔

چاند کی تسخیر کے لئے جتنا زرِ کثیر خرچ ہوا ہے اگر اتنی دولت اہلِ زمین کی غربت بیماری، فلاکت اور جہالت کو دور کرنے کے لئے خرچ کی جاتی تو دُنیا میں ایک عظیم انقلاب بپا ہوتا۔ عجیب بات ہے کہ چاند پر پہنچنے کے بعد ہی ان اقوام کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ زمینی مسائل کو سلجھانا چاہیئے۔

خدا کرے کہ یہ اقوام حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والی بن جائیں۔ آمین

میری سیاحت

میرا پیدل سفر

(مکرم نثار احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ)

جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم کے عرصہ میں کم از کم ایک دفعہ ۱۲۵ میل کا سفر پیدل کرے اس کی بہت سی شرائط میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔

اوّل سفر میں ۱۲ پیسے سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہیں، دوم ہر طالب علم اپنے ساتھ صرف ½ پاؤ سالن اور دو روٹیاں لے جا سکتا ہے۔ سوم دو طلبا اکٹھے سفر نہیں کر سکتے۔ چہارم۔ دوران سفر اپنی منزل کا پتہ اور اپنے سفر کا مقصد کسی پر ظاہر نہیں کرنا۔ پنجم۔ چاقو، چادر اور چھڑی کے علاوہ اور کچھ ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں

ہر سال ۱۲۵ میل پیدل سفر کا مقابلہ ہوا کرتا ہے امسال خاکسار بھی اس سفر کے لئے تیار ہوا۔ چنانچہ ۲۔ شہادت ۱۳۲۹ھ کو اجتماعی دعا کے بعد ہمیں رخصت کیا گیا۔ خاکسار صبح ۸ بج کر ۱۹ منٹ پر جامعہ سے روانہ ہوا۔ اور چنیوٹ سے گزر کر پنڈی بھٹیاں کا رخ کیا جو کہ ربوہ سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مجھے پیدل چلتے دیکھ کر راستہ میں بعض بسوں والوں نے مجھے بس پر سوار ہونے کی دعوت دی بلکہ بیہاں تک کہا کہ اگر تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں ہم تمہیں مفت سوار کر لیتے ہیں چونکہ سفر کا مقصد بتانے کی اجازت نہیں تھی اس لئے ان غمخواروں سے بڑی مشکل سے جان چھوٹی۔ بڑا عجیب منظر تھا، ٹانگیں تھکاوٹ سے چور ہو رہی تھیں۔ پیاس کی شدت نے تنگ کر رکھا تھا اس حال میں سواری کی دعوت کو ردّ کیا جا رہا تھا بہر حال خدا خدا کر کے خاکسار چار بج کر ۳۲ منٹ پر پنڈی بھٹیاں پہنچا

گرمی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے طبیعت خراب ہو چکی تھی لیکن پھر بھی چند منٹ آرام کے بعد سفر کو جاری رکھا سکھیکی میں ابھی تین میل باقی تھے کہ دو اور ساتھیوں سے ملاقات ہو گئی۔ رات کافی ہو چکی تھی اس لئے فیصلہ یہ کیا گیا کہ اب آرام کر لیا جائے۔ چنانچہ سکھیکی میں ہم نے ایک مسجد میں رات گزاری صبح کچھ کھانا کھایا پھر ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے کوشش کرنے لگا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں تھوڑے سے وقت میں اپنے دونوں ساتھیوں کو شکست دے کر آگے بڑھ گیا۔ سانگلہ ہل پہنچ کر معلوم ہوا کہ چار ساتھی مجھ سے آگے گزر چکے ہیں۔ اس وقت اگرچہ تھکاوٹ شدید تھی اور ٹانگیں جواب دے رہی تھیں لیکن بہر حال خاکسار نے ان چار ساتھیوں سے بھی آگے گزرنے کا ارادہ

کر لیا۔

اس وقت گرمی اپنی انتہا کو تھی۔ میرے پاس ایک سفید چادر تھی۔ میں نے اسے بھگو کر اپنے اوپر لپیٹا اور خدا تعالیٰ کا نام لے کر سفر شروع کر دیا۔ تقریباً دس میل کے بعد ایک ساتھی سے تو آگے گزر گیا۔ جب شاہ کوٹ سے گزر کر کھرڑیانوالہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ اب بھی دو ساتھی آگے ہیں۔ چنانچہ میں صرف دس منٹ کے آرام کے بعد پھر روانہ ہو گیا۔ اس وقت رات کے تقریباً دس بج چکے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف بڑے بڑے درخت نہایت خوفناک اور بھیانک منظر پیش کر رہے تھے۔ اس وقت دعا کرنے کا بہت لطف آیا۔ بہر حال تقریباً ایک بجے رات لائل پور سے چنیوٹ جانے والی سڑک کی پہلی چونگی پر پہنچا۔ راستہ میں پھاٹک پر ایک سپاہی نے مجھے روک لیا۔ رات کے وقت مجھے خستہ حال دیکھ کر بھلا وہ مجھے کب چھوڑنے والا تھا۔ اُسے جب پرنسپل صاحب کی چٹ دکھائی گئی تو رہائی ہوئی۔ یہ چٹ صرف ایسے مواقع پر ہی استعمال کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ چونگی پر چند منٹ آرام کیا۔ پھر ربوہ کی طرف روانہ ہوا۔ اگرچہ تھکاوٹ چلنے کی اجازت نہ دیتی تھی لیکن مقابلہ جیتنے کے خیال نے اور منزل کے قرب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمت دلائی تو ربوہ پہنچ کر سانس لیا۔

۱۲۵ میل کا یہ سفر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۹ گھنٹے میں مکمل کر کے مقابلہ میں اوّل قرار پایا۔

موجودہ مسیحیت میں پولوس کا حصّہ

بقیہ صہ ۲۸

سب سے اہم حصّہ پولوس کا ہے۔ جو واضح طور پر آج مسیحی دُنیا پر چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ مگر اب سعید فطرت محققین کے دلوں میں ایک تحریک پیدا ہو چکی ہے اور مسیحی دنیا میں پولوس کے خلاف ایک لہر چل نکلی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آخر کار دنیا کی آنکھ کھلے گی اور خدا کے پیارے مسیحؑ کی جماعت کی اصل صورت کا دنیا کو علم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ذہن اور اس کی نشوونما

بقیہ صہ ۲۶

حرفِ آخر بعض کے نزدیک ذہانت "وہ خاصیت ہے جس کے مطابق انسان اپنے آپ کو تیزی اور درستی کے ساتھ اپنے ماحول میں ڈھالتا ہے اور ایسے طریق پر ڈھالتا ہے کہ اس کا ہر فعل اپنی تیزی و درستی اور مناسبت کی وجہ سے اس کی ذہانت کا شاہد ہوتا ہے"۔ یہ عام ذہانت کی تعریف ہے۔

میرے خیال میں ذہانت بعض اور خصائص کی بھی آئینہ دار ہوتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ذہین آدمی غور کرنے والا، وقت کا صحیح استعمال کرنے والا، کوشش کرنے والا، دلچسپی قائم رکھنے والا، مضبوط یادداشت والا۔ قوت ارادی رکھنے والا۔ اچھے کردار کا مالک اور جرأت مند ہوتا ہے۔ پس ذہن کی نشوونما کے لیے ان اوصاف کو اپنے اندر پیدا کیجئے گا۔

حیوانات

سانپ

(از مکرم خادم حسین صاحب وڑائچ سرگودھا)

سانپ کا شمار دُنیا کے خطرناک ترین جانوروں میں ہوتا ہے۔ یہ ایک زہریلا اور انسان دشمن جانور ہے پاک و ہند میں اس کے متعلق بہت سے من گھڑت قصے اور کہانیاں مشہور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر خاص و عام اس کے نام سے واقف ہے۔ اور اس کا نام سنتے ہی آنکھوں کے سامنے ایک ڈراؤنی سی شکل پھر جاتی ہے۔ سانپ دنیا کے بیشتر حصوں میں پایا جاتا ہے اکثر اپنے بل یا کسی ایسی جگہ پناہ لیتا ہے۔ جہاں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے۔ یہ جتنا خطرناک اور زہریلا ہے اسی قدر ڈرپوک بھی ہے اس لئے انسان یا کسی دوسری چیز کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو کسی کے پاس جاکر یا سامنے کھڑا ہو کر نہیں کرتا بلکہ چھپ کر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے بچاؤ کا لحاظ رکھتا ہے۔ سانپ ایک بے وفا جانور ہے اور انسان کا دشمن یہ ہر چیز کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اس کی طرف اگر کوئی لکڑی یا پتھر وغیرہ پھینکا جائے تو وہ فوراً اسے ڈسنے کی کوشش کرتا ہے غصہ کی حالت میں یہ اپنے ہی بدن پہ مونہہ مار لیتا ہے۔ بعض اوقات سانپ اور نیولہ کی مٹھ بھیڑ ہو جاتی ہے دونوں فوراً آپس میں گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔ اکثر لڑائی کا نتیجہ سانپ کی موت اور نیولہ کی فتح ہوتا ہے۔ اس طرح قدرت نے اس خطرناک جانور کے خاتمے کی خاطر ایک دوسرا جانور مقرر فرما دیا ہوا ہے۔ سانپ کی قسم اژدھا بڑی خطرناک اور مہلک ہے اژدھا کا جسم بڑا اس کی طاقت عظیم اور اس کا حملہ غیر معمولی اور شدید ہوتا ہے۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ سانپ بین کی آواز پہ مست ہو کر جھومنے لگ جاتا ہے لیکن یہ خیال غلط ہے کیونکہ سانپ بہرہ ہوتا ہے۔

سانپ کے کاٹنے سے عام طور پہ موت واقع ہو جاتی ہے اور چونکہ زمانہ قدیم کے لوگ، مارگزیدگی سے ہونے والی موت کی وجوہات اور تفصیلات سے ناواقف تھے اس لئے وہ سانپ سے خوف کھانے لگے اور اسے ایک پراسرار اور یا فوق الفطرت اور قابل پرستش وجود سمجھنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانہ میں دنیا کے اکثر حصوں میں سانپ کی پرستش کی جاتی تھی۔ ہندوستان کے قدیم باشندے بھی سانپ کی پوجا کرتے تھے۔ ہندو دیومالا میں پُراسرار اور طاقتور چیزیں دیوتاؤں کا درجہ رکھتی تھیں۔ رفتہ رفتہ بہت سی پُراسرار، بے سروپا اور من گھڑت کہانیاں سانپوں سے منسوب ہوتی چلی گئیں۔ جو آج کل بھی کسی نہ کسی شکل میں باقی ہیں۔ ہندوؤں کی اکثریت آج بھی ناگ کو قابل تعظیم سمجھتی ہے خاص کر ہندوؤں کے نچلے طبقے کے لوگ ناگ کو کبھی نہیں مارتے۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ

(ہم نے یقیناً انسان کو رہینِ محنت بنایا ہے)

خدام الاحمدیہ میدانِ عمل میں

- مجالس کی دوڑ
- اپنی مجلس کا نام تلاش کیجئے!
- مہتمین کرام کی مصروفیات
- قائدینِ اضلاع و علاقہ کی مساعی
- مہتمین کرام آپ سے مخاطب ہیں!
- مرکزی اعلانات

وعدہ جات نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے تحت وعدہ جات کئے ہیں۔
کراچی (۵۰۰۰) لائلپور (۱۰۰۰) شیخوپورہ (۱۰۰۰) بہاولپور (۵۰۰) راولپنڈی (۵۰۰) جہلم (۵۰۰) نصرآباد اسٹیٹ (۵۰) ڈگری (۵۰۰)
قائدین خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا نے ان سب مجالس سے قبل اس فنڈ کے تحت ۱۰۰۰ روپیہ نقد حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دیگر مجالس کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک میں مسابقت کی روح کے ساتھ شامل ہونا چاہیے (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مجالس کی دوڑ

مجلس سرگودھا کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ

۵ احسان کو مغرب تا عشاء وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں چار پانچ صد کے قریب افراد نے شرکت کی ان میں غیر از جماعت افراد بھی شامل تھے۔ تلاوت کے بعد دو اطفال نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پڑھی۔ اس کے بعد سیرۃ النبیؐ پر ساٹھ تقاریر ہوئیں یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا غیر از جماعت افراد نے اس امر کا اظہار کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے بارے میں جماعت احمدیہ صحیح موقف پر قائم ہے۔

مجلس کراچی کی تبلیغی جدوجہد

۸۵ خدام نے ۳۶۵ گھنٹے تبلیغ حق کی، خدام نے تبلیغ کے لئے ۳ دن وقف کئے، ۱۵۱۵ عدد پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ۱۰ تبلیغی خطوط لکھے گئے، ۸۱ افراد زیر تبلیغ ہیں، ایک حلقہ میں وسیع پیمانے پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی، ایک تبلیغی پارٹی منعقد کی گئی، ۵۵ غیر از جماعت افراد کے نام رسالہ تحریک جدید جاری کر دایا گیا۔

مجلس سویڈن کی مساعی

مجلس نے خدام، احمدیوں اور تمام مسلمانوں کی خدمت کے لئے ایک ٹیلیفون لگوانے کا آرڈر دیا ہے۔ جس پر ہر وقت کال کر کے مجلس کو خدمت خلق کے لئے دعوت دی جا سکے گی۔ قائد مجلس سٹاک ہالم مکرم احمد عودہ صاحب نے ایک جگہ جماعت اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کے لئے وقف کی ہے۔ جہاں اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں اور نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔

مجلس نور نگر فارم کی تبلیغی پارٹی

قائد مجلس نور نگر فارم مکرم منور احمد صاحب خالد نے مقامی غیر مسلم اچھوت لیڈروں کو ایک شام کھانے کی دعوت دی جس میں پندرہ معززین شامل ہوئے۔ کھانے کے بعد ان کو اسلامی مساوات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت پر احسانات بتائے گئے اور ان کو حضرت کرشن علیہ السلام کی یہ پیشگوئی یاد دلائی گئی کہ "کلجگ میں میں پھر آؤں گا" اس تبلیغ کا انہوں نے اچھا اثر لیا۔

تربیتی کلاسز

مجلس گھسیٹ پورہ نے ماہ احسان میں ایک ہفتہ روزہ تربیتی کلاس جاری کی جس میں قرآن کریم ناظرہ نماز سادہ باترجمہ احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تبلیغی مسائل پڑھائے جاتے رہے۔ کلاس میں شامل ہونے والوں کی تعداد اوسطاً ۲۵ رہی۔

۱۲۱ ر۔ ب۔ گوکھووال ضلع لائل پور نے بھی ۲۰ تا ۲۶ احسان ایک تربیتی کلاس جاری کی جس میں خدام کے علاوہ انصار، لجنات اور ناصرات نے بھی شرکت کی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اس کلاس سے مکرم سید کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سکنڈے نیویا نے بھی خطاب کیا۔

مجلس ربوہ کی ایک الوداعی تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ۱۷ وفا کو مہتمم مقامی مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب انور کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا مکرم چوہدری صاحب عنقریب بطور مربی سلسلہ کراچی تشریف لے جانے والے تھے اس تقریب میں مجلس ربوہ نے انہیں ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے الوداع کیا۔

اپنی مجلس کا نام تلاش کیجئے

خدمتِ خلق

ا: کتنے بھوکوں کو کھانا کھلایا:۔

شالامار ٹاؤن (لاہور)	۶۲	محمد آباد اسٹیٹ	۱۱
سرگودھا	۶۰	جکیب آباد	۱۰
نورنگر (تھرپارکر)	۳۰	چک ۶/۱۱ ایل ساہیوال	۵

ب: کتنے مریضوں کا مفت علاج کرایا۔

سرگودہا	۲۰۰	چک ۱۶۸/مراد بہاولنگر	۱۲
شالامار ٹاؤن لاہور	۶۷	محمد آباد اسٹیٹ	۱۱
ترگڑی (گوجرانوالہ)	۵۰	چک ۶/۱۱ ایل ساہیوال	۱۱
چک ۱۶۶/مراد (بہاولنگر)	۴۰	چک ۸۹ (لائل پور)	۸

ج: مستحقین کی کس قدر مالی امداد کی:۔

جکیب آباد	۱۱۲ روپے صدقہ و خیرات
چک ۱۶۶/مراد (بہاولنگر)	۵ من گندم اور ایک مسافر کو ۳۰ روپے نقد
کراچی	۱۵ مستحقین کو اجناس
محمد آباد اسٹیٹ۔	۲۱ روپے نقد اور ایک گھرانے کو گندم
چک ۱۶۹ مراد (بہاولنگر)	۲۰ روپے نقد
سرگودہا	۴۰۰ روپے قرضہ حسنہ
شالامار ٹاؤن	۲۴۳۹۹ روپے قرضہ حسنہ

وقارِ عمل

مانگٹ اونچے (گوجرانوالہ) ۱۵ مرتبہ وقارِ عمل کر کے مسجد کی مرمت و تعمیر کی گئی

تخت ہزارہ (سرگودہا) ۷ بار وقارِ عمل کے ذریعہ ایک کمرہ ۱۲×۱۲ کا تعمیر کیا گیا

۱۵/ڈی بی (میانوالی) ۔ ۵ بار وقارِ عمل کر کے مسجد کی تعمیر کی گئی۔

النور آباد (لاڑکانہ) ۴ بار وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد اور گلیوں کی صفائی کی گئی۔

چک ۱۶۹/مراد (بہاولنگر) ۴ بار وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد کی صفائی کی گئی اور ایک دیوار تعمیر کی گئی۔

نورنگر (تھرپارکر)۔ ۴ بار وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد اور راستوں کی مرمت کی گئی۔

لطیف نگر (") ۲ بار وقارِ عمل کر کے مسجد کی مرمت کی گئی۔

چک ۶/۱۱ ایل (ساہیوال) ۲ بار وقارِ عمل کے ذریعہ راستہ کی مرمت کی گئی۔

شالامار ٹاؤن خدام نے ۵ گھنٹے مسلسل وقارِ عمل کر کے مسجد کی صفائی اور سفیدی کی

لائل پور ۱۱۰ خدام اور ۲۱ اطفال نے ۱۲۰۰ فٹ لمبی اور پندرہ فٹ چوڑی ایک خستہ حال کچی سڑک پر مٹی ڈال کر اسے آمد و رفت کے قابل بنایا۔

اصلاح و ارشاد

کتنے تبلیغی پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔

کراچی	۵۱۵ عدد	نصیر آباد (لاڑکانہ)	۱۵۰ عدد
ترگڑی (گوجرانوالہ)	۱۰۰ "	قصور (لاہور)	۵۰ "
۱۵/ڈی بی (میانوالی)	۴۲ "	چک ۱۶۶/مراد (بہاولنگر)	۴۰ "
نورنگر فارم (تھرپارکر)	۳۵ "	چک ۹۸ شمالی (سرگودہا)	۳۲ "

ہفتۂ تعلیم

مرکز کی طرف سے ۱۹ تا ۲۶ ۔۔۔ تمام مجالس میں ہفتہ تعلیم منانے کی ہدایت تھی۔ اب تک مندرجہ ذیل مجالس نے اس ہفتہ کی رپورٹیں ارسال کی ہیں:۔

نورنگر فارم۔ لائل پور۔ امینٹ آباد۔ چک ۹۹ ج ب رتن، شالامار ٹاؤن۔ دیوکے محمد آباد اسٹیٹ۔ شیخ پور۔ ڈڈانچپاں۔ کریم نگر فارم جہلم۔ کھیلے۔ چک ۵ ٹی ایل۔ چک ۲۷۰ ای بی کا چلو۔ حمید آباد۔ محمود آباد۔ ترگڑی۔ ڈرگ روڈ۔ جھنگڑ۔ جماکم والا۔ فتح پور۔ سانگھڑ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ لطیف نگر۔ مرالہ۔ چونڈہ۔

چندہ مجلس و سالانہ اجتماع

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ مبارکباد کی مستحق ہیں جنہوں نے اپنا بجٹ سال ختم ہونے سے چار ماہ پیشتر ہی سو فیصدی ادا کر دیا ہے ساں میں چند مجالس ایسی بھی ہیں جن کا بجٹ شروع سال میں ہی پورا ہو گیا۔ (قسط نمبر ۱)

چک ۷۰ ایم ایل (میانوالی)
مگیانہ (راولپنڈی)
دوالمیال (جہلم)
چک ۲۳ ج ۔ (سرگودہا)
چک ۳۵ ج "
" ۳۸ ج "
" ۴۰ ج "
" ۱۲۴ ج "
سوہاگا "
چک ۸۷ ش "
چک ۱۸ ج "
" ۸ ایم بی "
" ۸۶ ج "
ڈھول بالا "
چک ۴۳۲ ج ب "
ہڈیارہ (ضلع لاہور)
چونیاں ۔ ضلع لاہور
پسرور ضلع سیالکوٹ
بھڈال ضلع سیالکوٹ
قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

تر سکہ سیاں ضلع سیالکوٹ
بھر وکے کلاں "
نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
چک پٹھان " "
چک ۷۹ ا شیخوپورہ
چک ۴۳/۱ " "
جھنڈو حاکم والا " "
چوڑا سکھر " "
شاہ کوٹ " "
ڈیرہ داد پوترے "
۲۰۹ ۔ ر۔ب ضلع لائلپور
۲۷ ۔ ج ۔ ب " "
۶۷ ۔ ر۔ ب " "
۴۴۶ ٹھٹھہ کالو " "
گوجرہ " "
۸۹ ۔ ج ۔ ب " "
۴۰ ۔ گ ۔ ب " "
۶۸ ۔ ج ۔ ب " "
پیر محل " "
ماموں کانجن " "

۴۴۷ ۔ گ ۔ ب ۔ ضلع لائل پور ۔ (باقی)

ماہانہ رپورٹوں کا ضلع وار گوشوارہ

ماہ نبوت ۱۳۴۸ ش تا ماہ ہجرت ۱۳۴۹ ش کا سات مہینوں میں مرکز میں موصول ہونے والی مجالس کی ماہانہ رپورٹوں کا ضلع وار گوشوارہ پیش خدمت ہے:۔

اضلاع	کل مجالس	موصولہ رپورٹیں	اضلاع	کل مجالس	موصولہ رپورٹیں
پشاور	۱۰	۲۶/۷۰ [1]	ساہیوال	۲۴	۱۰۳/۱۶۸
مردان	۳	۱۱/۲۱	مظفرگڑھ	۱۲	۳۰/۸۴
ہزارہ	۷	۲۱/۴۹	ڈیرہ غازیخان	۱۰	۱۱/۷۰
ڈیرہ اسماعیل خان	۱	۵/۷	بہاولپور	۱۷	۴۷/۱۱۹
کوہاٹ	۲	۶/۱۴	بہاولنگر	۲۱	۹۵/۱۴۷
بنوں	۱	۱/۷	رحیم یارخان	۱۶	۴۴/۱۱۲
راولپنڈی	۱۳	۵۱/۹۱	خیرپور	۱۰	۳۰/۷۰
جہلم	۱۰	۲۸/۷۰	سکھر	۴	۱۸/۲۸
کیمبلپور	۴	۸/۲۸	جیکب آباد	۲	۱۴/۱۴
گجرات	۳۰	۹۸/۲۱۰	لاڑکانہ	۷	۲۴/۴۹
سرگودہا	۶۰	۳۴۵/۴۲۰	نوابشاہ	۱۹	۷۸/۱۳۳
میانوالی	۸	۴۱/۵۶	حیدرآباد	۲۴	۴۸/۱۶۸
جھنگ	۲۴	۴۲/۱۶۸	سانگھڑ	۵	۷/۳۵
لائل پور	۸۷	۳۱۸/۶۰۹	دادو	۳	۰/۲۱
لاہور	۳۰	۱۲۸/۲۱۰	تھرپارکر	۲۶	۱۱۰/۱۸۲
سیالکوٹ	۷۸	۳۴۵/۵۴۶	کوئٹہ	۳	۶/۲۱
گوجرانوالہ	۳۴	۱۶۸/۲۳۸	کراچی	۴	۲۴/۲۸
شیخوپورہ	۵۲	۱۷۳/۳۶۴	میرپور آزاد کشمیر	۱۰	۳۰/۷۰
ملتان	۳۰	۲۰۲/۲۱۰	مظفر آباد	۴	۱/۲۸

[1] سات مہینوں میں موصولہ رپورٹوں کی جتنی تعداد ہونی چاہیئے تھی۔

مہتممین کرام کی مصروفیات

نائب صدر صاحب: مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۲۶ احسان کو مجلس لائل پور کی کلاس کے اختتامی اجلاس میں خطاب فرمایا اور ۲۸ احسان کو مجلس گنج مغل پورہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

معتمد صاحب:- مکرم سمیع اللہ صاحب سیال معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۳ وفا کو لائل پور کی مجلس عاملہ سے خطاب فرمایا ۱۱ وفا کو مجلس اسلام آباد میں قائد کا انتخاب کرایا۔ ۱۲ وفا کو ہ گھنٹہ تک مجلس عاملہ کو اہم ہدایات دیں۔ اور ۱۷ وفا کو مجلس لائل پور کے اجلاس عام کی صدارت فرمائی۔

مہتمم صاحب تربیت: مکرم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم تربیت نے ۱۵ امان کو قائدین ضلع ساہیوال کے اجلاس میں شرکت کی۔ ۲۰ امان کو مجلس سانگلہ ہل کے جلسہ یوم والدین میں خطاب فرمایا ۱۹ تا ۲۱ احسان مجالس خیرپور ڈویژن کی سالانہ تربیتی کلاس میں مرکز کی نمائندگی کی۔ اور ۴، ۵ احسان کو مجلس کھاریکی ملتان کا دورہ کیا۔

مہتمم صاحب تعلیم: مکرم اللہ بخش صاحب راشد مہتمم تعلیم نے مجلس لائلپور کی تعلیمی کلاس (منعقدہ ۱۹ تا ۲۶ احسان) میں ۲۰ احسان کو خطاب فرمایا۔ اسیطرح مجلس سرگودھا کی کلاس کے اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۶ احسان کی صدارت فرمائی۔

مہتمم صاحب اطفال و مہتمم صاحب تجنید:-

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال اور مکرم صدیق احمد صاحب منور مہتمم تجنید نے ۹ تا ۱۷ وفا مندرجہ ذیل مجالس کا دورہ کیا:- بشیر آباد سٹیٹ، میرپور خاص، محمد آباد سٹیٹ، کنری، حیدر آباد، بدین، کراچی، ڈرگ روڈ اور بہاولپور۔ بالخصوص بشیر آباد اسٹیٹ میں مجلس ضلع حیدر آباد کی منعقدہ تربیتی کلاس میں خدام کو تربیت دی گئی۔

قائدین اضلاع و علاقہ کی مساعی

ضلع سرگودھا: مکرم ریاض احمد صاحب قائد ضلع سرگودھا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دورہ افریقہ سے مراجعت سے قبل قائدین ضلع سرگودھا کو اطلاع کی تھی کہ حضور کی مراجعت کے موقع پر ربوہ میں قائدین کا اجلاس ہوگا۔ چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت قائدین ضلع سرگودھا کو ملاقات کا شرف بخشا اس موقع پر مکرم قائد صاحب ضلع نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے تحت ایک ہزار روپیہ نقد حضور کی خدمت میں پیش کیا قائدین کو حضور کے ہمراہ گروپ فوٹو کھنچوانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

- مکرم قائد صاحب ضلع نے ماہ احسان میں مجالس کے ۲۶ دورے کئے
- آپ نے مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگی مجالس کے سلسلہ میں خاص جدوجہد فرمائی۔

ضلع سیالکوٹ: مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد ضلع سیالکوٹ نے اپنے ضلع کی مجالس میں ۶ مقامات پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تحت جلسے کروائے۔

- آپ نے تشحیذ الاذہان کے سات نئے خریدار مہیا کئے۔

علاقہ خیرپور: علاقہ خیرپور ڈویژن کے قائد مکرم شریف احمد صاحب دھرڑھوی نے ۱۹، ۲۰، ۲۱ احسان کو مسجد نور نوابشاہ میں مجالس خدام الاحمدیہ نوابشاہ و خیرپور کے سالانہ تربیتی اجتماع کے انعقاد کا انتظام کیا اس اجتماع میں پنج گانہ نماز اور تہجد کی باجماعت ادائیگی کا خاص انتظام کیا گیا خدام کو نماز سادہ با ترجمہ اور سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرائی گئیں ــــ علمائے کرام نے تربیتی اور علمی تقاریر کیں خدام کے علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ اور انعامات دیئے گئے۔ اس اجتماع میں مرکز کی طرف سے مکرم مہتمم صاحب تربیت نے شرکت فرمائی۔ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا

مہتممین کرام آپ سے مخاطب ہیں!

مہتمم صاحب تربیت: قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دیں:-

٭ حفظ سترہ آیات کی رپورٹ مرکز میں بھجوانا ٭ تربیتی کلاس منعقد کرنا (خاص طور پر مرکزی کلاس میں شامل نہ ہونے والی مجالس) ٭ وقف عارضی تعلیم القرآن کلاس میں خدام کو بھجوانا ٭ مراکز نماز قائم کرنا ٭ خدام کو روزانہ تلاوت قرآن کریم کا عادی بنانا ٭ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک بابت ذکر الٰہی کی طرف خدام کو توجہ دلانا ٭ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینا۔

مہتمم صاحب تعلیم: جن مجالس کے سو فیصد خدام قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں ان کے قائدین مرکز کو مطلع فرمائیں۔ ان مجالس کو اجتماع ۱۳۴۹ہش کے موقعہ پر سند خوشنودی دی جائیں گی۔ اسی طرح سو فیصد نماز باترجمہ جاننے والی مجالس کو بھی۔ اگر آپ کی مجلس اس معیار پر پوری نہیں اترتی تو کوشش اور باقاعدہ مساعی کے ذریعہ اجتماع سے قبل اپنی مجلس کو اس معیار کے مطابق بنائیں۔

٭ ہر خادم کو ہر ماہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ایک کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قائدین مجالس اس امر کا اہتمام فرمائیں نیز ماہانہ رپورٹ میں ضرور درج کیا کریں کہ اس ماہ مجلس کے کتنے خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کم از کم ایک کتاب کا مطالعہ کیا۔

مہتمم صاحب مال: ایسے احباب جنہوں نے ایوان محمود کے لئے وعدے کئے ہوئے ہیں لیکن ابھی ان کے ذمہ کچھ رقم بقایا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ از راہ کرم جلد از جلد اپنی بقایا رقم ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مہتمم صاحب تجنید: جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ خدام کے کوائف مکمل طور پر فارم تجنید پر درج کر کے ارسال کریں۔ نیز جن مجالس نے فہرست تجنید ابھی نہیں بھجوائی وہ جلد بھجوا دیں۔

مرکزی اعلانات

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

امسال مرکز کی طرف سے مضمون نویسی کے انعامی مقابلہ کے لئے "گفتگو اور تقریر کے آداب از روئے قرآن مجید" کا عنوان رکھا گیا ہے۔ مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اس کے لئے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ ظہور ۱۳۴۹ہش (۳۱ اگست ۷۰ء) مقرر کی گئی ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع کے موقع پر بالترتیب ۲۵ روپے، ۲۰ روپے اور ۱۵ روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم)

اطفال الاحمدیہ کیلئے انعامی وظیفہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جو انعامی وظیفہ اطفال کو ہر سال دیا جاتا ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے:-

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت۔ مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب

۲۔ وفات مسیحؑ کے پانچ دلائل از روئے قرآن کریم

۳۔ صداقت مسیح موعودؑ از روئے قرآن کریم

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین عربی، تین انگریزی اور تین اردو الہامات۔

۵۔ انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت

اس امتحان میں اوّل اور دوم آنیوالے اطفال کو ایک سال کی پوری اور نصف فیس پیش کی جاتی ہے یہ امتحان انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر ہوتا ہے

(مہتمم تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہِ ظہور (اگست) میں کیا واقع ہوا؟

تاریخ احمدیت

○ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر اوّل پیدا ہوئے۔

○ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف عدالت میں قتل کا ایک مقدمہ دائر کیا جو ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو حضورؑ کی بریت کے ساتھ خارج کر دیا گیا۔

○ اگست ۱۸۹۸ء میں حضور علیہ السلام نے "ایام الصلح" تصنیف فرمائی جس میں دعا، تدبیر اور تقدیر کا فلسفہ اور ان میں باہمی موافقت بیان فرمائی۔

○ ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ستارہ قیصریہ" شائع فرمائی۔ جس میں انگریزی حکومت کی مذہبی رواداری کا بیان اور صلیبی عقیدہ کی تردید رستم فرمائی۔

○ جولائی و اگست ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "نزول المسیح" تصنیف فرمائی۔ جس میں اپنی ۱۲۳ پیشگوئیوں کا بیان کیا جو خدا کے فضل سے پوری ہوئیں۔

(مرتبہ: ملک رفیق احمد سعید)

ممالک کی خودمختاری

○ نائیجیریا (۲ اگست) پاکستان (۱۴ اگست) بھارت (۱۵ اگست) انڈونیشیا (۱۷ اگست) مالٹا (۳۱ اگست)

تباہ کن زلزلے

○ ۲۶-۲۷ اگست ۱۸۸۳ء کو نیدرلینڈ انڈیز کے زلزلہ میں دو تہائی جزیرہ تباہ ہوگیا اور اس سے پیدا ہونے والی لہریں کیپ ہارن اور انگلینڈ تک ریکارڈ کی گئیں تقریباً ۳۶۰۰۰ انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔

○ ۵ اگست ۱۹۴۹ء میں ایکوڈار میں زلزلے سے تقریباً پچاس شہر تباہ ہوگئے۔ اور چھ ہزار آدمی مارے گئے۔

○ ۱۵ اگست ۱۹۵۰ء کو آسام کے علاقہ میں زلزلہ سے ۲۰ ہزار سے ۳۰ ہزار کے درمیان لوگ ہلاک ہوئے۔

○ ۳۰ اگست ۱۹۶۶ء میں لورالائی (کوئٹہ) میں خوفناک زلزلے سے ۲۵ دیہات زمین میں دھنس گئے۔

○ ۲۰ اگست ۱۹۶۶ء میں ترکی میں زلزلہ سے ۵ ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

(مرسلہ: عرفان احمد خان)

جو اطفال سالانہ امتحانات میں شامل نہیں ہو سکے ان کے ضمنی امتحانات ۱۳ تبوک (ستمبر ۷۰ء) میں منعقد ہوں گے۔ قائدین اس طرف خاص توجہ دیں۔

(مہتمم اطفال)

تبصرہ

دینی معلومات

(بطرز سوال و جواب)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کتابچہ "دینی معلومات" (بطرز سوال و جواب) کا ایک نہایت مفید اور دیدہ زیب نیا ایڈیشن اضافہ کے ساتھ شائع کیا ہے یہ ایڈیشن حسن ترتیب معلومات کے اضافہ اور زیبائش کے لحاظ سے سابقہ ایڈیشنز سے کہیں بڑھ کر ہے اور اس قابل ہے کہ ہر خادم بلکہ ہر احمدی فرد کے پاس موجود ہو تا کہ اسے اسلام اور احمدیت کے متعلق ضروری معلومات کا علم رہے یہ کتابچہ مجلس کے مرکزی سالانہ امتحانات کے نصاب کا حصہ ہے اس کے کرانئی سفید کاغذ کی قیمت ۵۰ پیسے اور نیوز پرنٹ کاغذ کی قیمت ۳۵ پیسے ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱ اگست ۱۹۷۰

خیالِ خاطرِ احباب

عزیز احباب کی خاطر مدارات، ہماری تہذیبی روایات کا
قیمتی سرمایہ ہے۔ مہمان نوازی کی روایات کو برقرار
رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مہمانوں کی خدمت میں شیزان
پیش کیجئے۔ شیزان تازہ پھلوں کا رس مزیدار بھی ہے
اور صحت بخش بھی!

مالٹا۔ آم۔ سیب۔ انار۔ آلو بخارا اور لیمونیٹا
قدرتی ذائقوں میں دستیاب ہے۔

TARAQQI
شیزان

مہمان یا میزبان — سب کی پسند شیزان!

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ — لاہور

ORIENT

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.